ناممکن ڈیلیوریاں ۳۰

واپس بھیجیں، پلیز

LinguAula

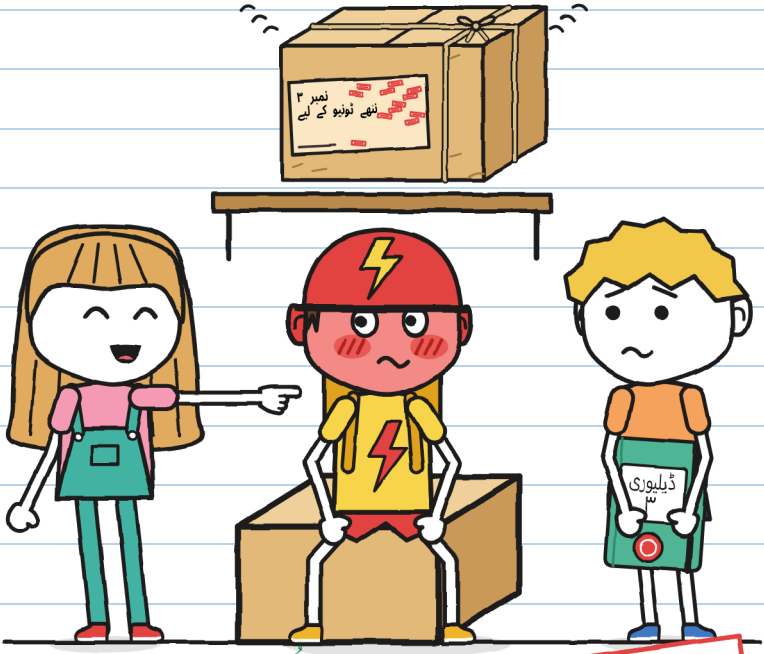

(گنی کی ڈائری)

سائز L
اعلیٰ سطح ۱۱۰+

ناممکن ڈیلیوریاں · 3

واپس بھیجیں، پلیز

متن اور تصاویر: LinguAula

سائز L · اعلیٰ سطح · ۱۱+

اردو ایڈیشن: LinguAula

پہلا ایڈیشن: 2026

© 2026 LinguAula · info@linguaula.com

اسے آزادانہ فوٹو کاپی کیا جا سکتا ہے، کلاس کے لیے بھی اور گھر کے لیے بھی۔

سیریز کی تیسری کتاب۔ پچھلی دو: «یہ پارسل کاٹتا ہے» اور «گرج سے پہلے نہ کھولیں»۔

LinguAula

ہر باب کی مشق linguaula.com پر کریں

اس کتاب کو لکھتے ہوئے کوئی ڈیلیوری والا زخمی نہیں ہوا۔
لال، ہاں۔ — خ.



اور اسے پہلے میں پڑھتی ہوں۔ — خ.

اگر یہ تمہیں مل جائے تو اسے واپس کر دینا۔ پلیز۔

صرف کہانی میں

یہ مہر اس چیز کی علامت ہے جو صرف کہانی میں ہوتی ہے۔ اصلی پارسل اڑ کر واپس نہیں آتے۔ اصلی سائیکل کے ساتھ صفحہ ۷۶ پر چلو۔ — خ.

کون کون ہے



گُنی۔ ہفتے کے دن کا ڈیلیوری بوائے۔ ایسی ڈرائنگیں بناتا ہے جو کسی نے اس سے مانگی نہیں۔ یہ ڈائری اسی کی ہے۔



خولیتا۔ ہرے رنگ سے لکھتی ہے اور «خ.» لکھ کر دستخط کرتی ہے۔ ہمیشہ جانتی ہے کہ مدد کیسے کی جائے۔ یہی مسئلہ ہے۔



ٹونیو۔ سائیکل پر «برق» کے لیے ڈیلیوری کرتا ہے۔ دس منٹ میں یا مفت۔ ٹکڑوں میں لال ہوتا ہے۔



مارا۔ «ناممکن ڈیلیوریاں» کی مالکن۔ جادوگرنی والی ٹوپی پہنتی ہیں۔ جتنا کہتی ہیں اس سے زیادہ جانتی ہیں۔



زوئی۔ «برق» سے۔ سب سے تیز۔ عرفیتیں وہی رکھتی ہے۔



برونو۔ «برق» سے۔ ایک بار پنکچر ہوا تھا۔ دو سال پہلے۔



پارسل نمبر ۳۔ ہلاؤ تو بجتا ہے۔ لیبل پر صرف ایک نام لکھا ہے۔



ر. کی طرف سے وہ پارسل آتے ہیں جنہیں کوئی پہنچا نہیں پاتا۔ ر. کا نام کوئی نہیں لیتا۔

ڈیلیوری ڈائری ۳
گُنی کی

خفیہ۔

«خفیہ» کا مطلب ہے کہ بہلے میں پڑھوں گی۔ کسی کو نہیں بتاؤں گی۔ — خ۔

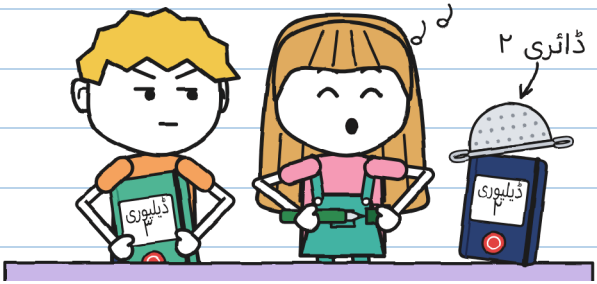

ڈائری نمبر ۲ ایک ہی طوفان میں ختم ہو گئی۔ یہ والی ہری ہے، اس پر بھی دکان کی مہر ہے۔ میں اسے شروع کرنے والا تھا۔ خولیتا نے کر دی۔

تمہاری مدد کے لیے شروع کی۔ شکریہ کی ضرورت نہیں۔ — خ۔

میں نے مدد نہیں مانگی تھی۔ خولیتا کے ساتھ سب برابر ہے۔

باب 1

ٹِن ٹِن

مارا کی دکان میں ایک شیلف ہے جس پر وہ پارسل رکھے ہیں جنہیں کوئی پہنچا نہیں سکا۔ وہ بیس تھے۔ خولیتا اور میں نے دو پہنچائے ہیں: ایک ڈریگن کا انڈا اور کچھ دوڑتے ہوئے بیج۔ اٹھارہ باقی ہیں۔

طوفان کی رات، جب ہم گھر جانے لگے تھے، ان میں سے ایک بج اٹھا۔
ٹِن ٹِن۔

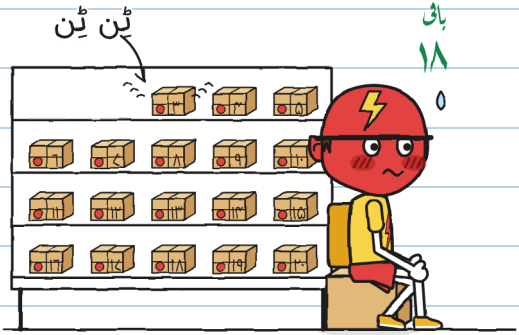

وہ پارسل نمبر ۳ تھا۔ اور ٹونیو، جو «برق» کے لیے دس منٹ میں یا مفت ڈیلیوری کرتا ہے، اپنے ہیلمٹ کے رنگ کا ہو گیا۔

واپس شدہ پارسل وہ ہیں جو ہمیشہ لوٹ آتے ہیں: اگر جسے ملے وہ لیبل پر نہ مٹنے والی سیاہی سے دستخط نہ کرے تو صبح ہوتے ہی وہ اڑ کر اپنے شیلف پر واپس آ جاتے ہیں۔ سب ایک ہی کی طرف سے آتے ہیں: ر.

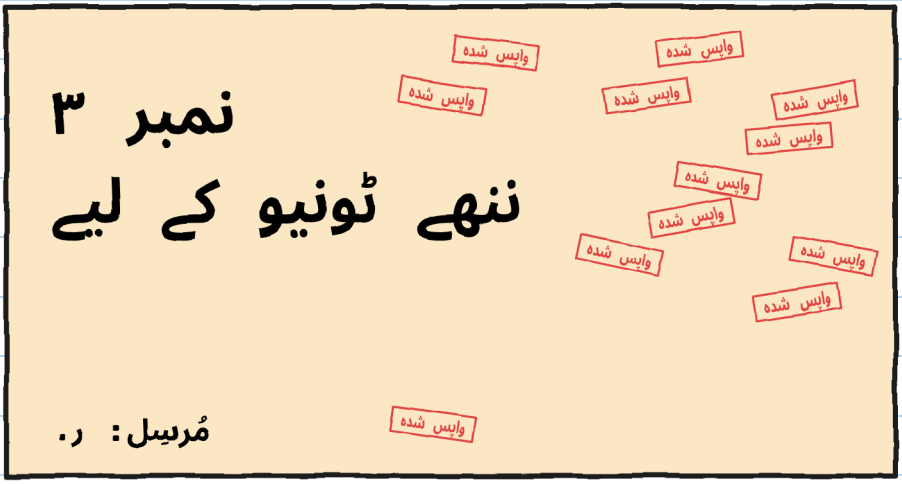

خولیتا لیبل پڑھنے لگی:

«ننھے ٹو...»

اور اس نے منہ بند کر لیا۔ خولیتا کبھی کسی لفظ کے بیچ میں چپ نہیں ہوتی۔ میں نے ٹونیو کو دیکھا اور سمجھ گیا کیوں۔

میں نے اسے آدھا پڑھا۔ باقی آدھا نگل گئی۔ — خ.

کچھ لوگ اچانک لال ہو جاتے ہیں۔ ٹونیو نہیں: ٹونیو ٹکڑوں میں لال ہوتا ہے۔ میں نے نوٹ کر لیا۔

ٹونیو کا سرخی پیما



«وہ پارسل انتظار کر سکتا ہے،» ٹونیو نے بہت جلدی سے کہا۔
«برسوں سے انتظار ہی تو کر رہا ہے، نا؟ تو ایک دن اور۔ یا دس۔ ‹برق› کو کوئی جلدی نہیں۔»
یہ پہلی بار تھا کہ میں نے «برق» کو یہ کہتے سنا۔

اس رات: ۴۔ میں اسے لال میں لکھتی۔ میرے پاس صرف ہرا ہے۔ — خ.

«آج رات کچھ نہیں کھلے گا،» مارا نے کہا۔ «اور شیلف کو بغیر اجازت ہاتھ نہیں لگایا جائے گا۔»

کسی نے ہاتھ نہیں لگایا۔ اور تب وہ پھر بجا۔

ٹِن ٹِن۔

«یہ دروازہ تھا!» خولیتا نے کہا۔

جب مجھے کچھ سمجھ نہیں آتا تو میں فہرست بناتا ہوں۔

ٹِن ٹِن کے مشتبہ

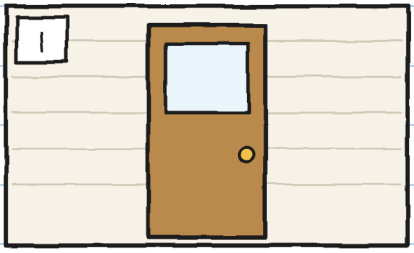

دروازہ



ٹونیو کی سائیکل



ربڑ کا مینڈک



نمبر ۳

مینڈک کی بے قصور ہے۔ میں اسے جانتی ہوں۔ — خ۔

میں فٹ پاتھ پر جا کر دیکھنے لگا۔ بارش رک چکی تھی۔
میں نے دروازہ کھولا اور بند کیا: چررر۔ میں نے ٹونیو کی سائیکل کی بیل بجائی: ٹرررنگ! میں نے مینڈک دبایا: چیں۔



اندر خولیتا انگلی ہلا کر مجھے «نہیں» کہہ رہی تھی۔ ان میں سے کوئی نہیں تھا۔
میں واپس اندر آیا۔ ٹونیو اپنے ڈبے میں کسمسایا۔
ٹِن ٹِن۔

میں جھکا۔ ٹونیو کا ڈبہ شیلف کی ٹانگ سے ٹکا ہوا تھا۔

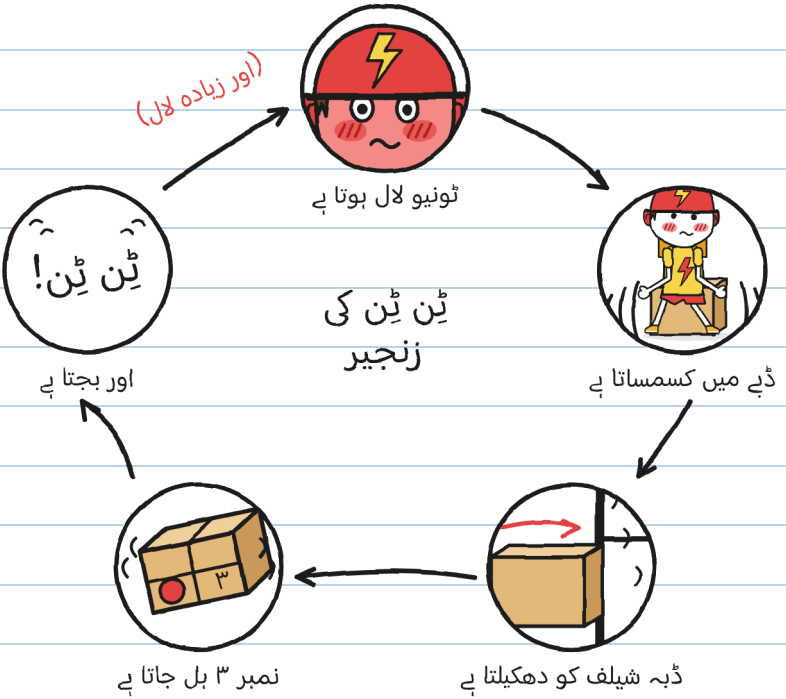

یہ جادو نہیں تھا۔ یہ ٹونیو تھا۔
نمبر ۳ کے اندر کوئی چیز ہے جو ہلانے پر بجتی ہے۔

میری طرح۔ — غ.

ٹونیو نے ساکت رہنے کا فیصلہ کیا۔ وہ بس اتنی دیر چلا:



یہ تو صرف ایک سوال تھا۔ سوالوں سے شیلف نہیں ہلتے۔ — خ.

یہ والا ہلا گیا۔

«وہ میں تھا،» ٹونیو نے اپنے جوتوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔
«بچپن میں۔»
اس نے اتنی آہستہ سے کہا کہ مینڈک نے مجھ سے بہتر سنا۔

خولیتا نے منہ کھولا۔ مجھے اس کے سوال قطار بنائے کھڑے نظر آئے۔ پھر اس نے ٹونیو کو دیکھا، جو اب بھی اپنے جوتوں کو دیکھ رہا تھا، اور منہ بند کر لیا۔

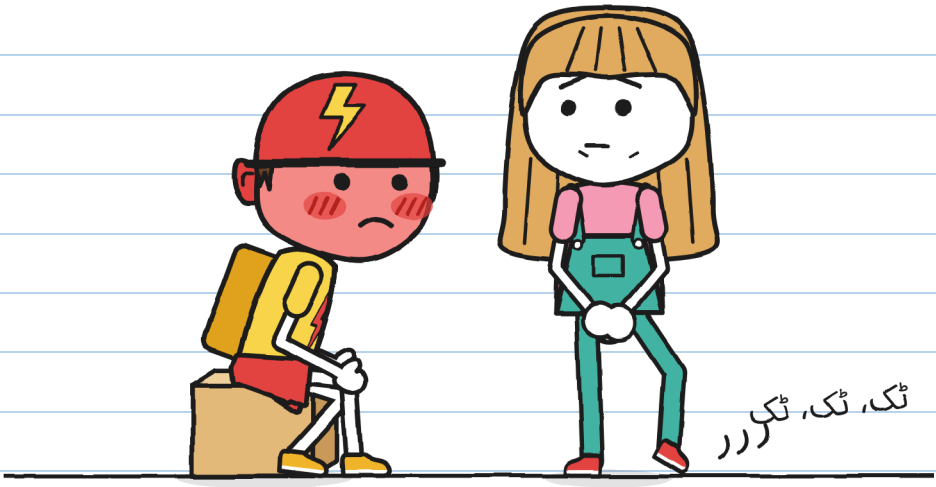

«میں اور نہیں پوچھتی،» اس نے کہا۔
اسے مشکل ہوئی۔ اس کے پاؤں سے پتا چل رہا تھا۔

جو سوال میں نے نہیں پوچھے: نو۔ میں نے انہیں لکھ رکھا ہے۔ — خ.

«اور تم نے اسے کبھی پہنچایا کیوں نہیں؟» میں نے مارا سے پوچھا۔

«بارہ بار میں اسے لے کر گئی ہوں۔ لیبل دیکھو: نہ گلی، نہ مکان نمبر، نہ خاندانی نام۔ میں نے جتنے ننھے ٹونیو ملے سب آزما لیے۔»

مارا کے ننھے ٹونیو



۳. نہر کی ایک کشتی۔
(اس کے ہاتھ نہیں ہیں۔)



۲. انتونیو صاحب، ۷۱ سال۔
(«کاش!»)

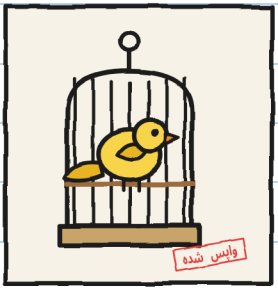

۱. ایک کینری۔
(لیبل پر پاؤں رکھ دیا۔ نہیں چلے گا۔)

«اور ٹونیو؟» خولیتا نے پوچھا۔

«آخری بار جب میں نے کوشش کی تھی تب میں اسے جانتی ہی نہیں تھی،» مارا نے کہا، اور اسے دیکھا۔ «اور کسی نے مجھے یہ نہیں بتایا کہ بچپن میں اسے کیا کہتے تھے۔»

مارا نے کاؤنٹر کے نیچے سے ایک بنفشی کپڑا نکالا اور نمبر ۳ پر ڈال دیا، جیسے کوئی طوطے کے پنجرے پر کپڑا ڈالتا ہے تاکہ وہ سو جائے۔ پھر انہوں نے ٹونیو کا ڈبہ شیلف سے دو بالشت دور کھسکا دیا۔

«ایسے۔ اب جتنا چاہو ہل لو۔»



ٹونیو جا سکتا تھا۔ اس کی سائیکل دروازے پر تھی: دس منٹ میں وہ محلے کے دوسرے سرے پر ہوتا۔

وہ دوبارہ بیٹھ گیا۔

مجھے نہیں پتا کیوں۔ پھر بھی لکھ رہا ہوں۔ اور چونکہ اس کے ڈبے میں ٹیک نہیں ہے، میں نے اس کے لیے ایک بنا دی ہے۔

کسی نے تم سے ٹیک مانگی نہیں تھی۔ — خ.

بند کرتے وقت ٹونیو سب سے آخر میں رہ گیا، اپنے ہیلمٹ کا پٹہ باندھتا ہوا۔

«مارا۔ کل میں اس بارے میں بات کرنے آؤں گا۔ لیکن اکیلے میں۔»

«یہ دونوں دکان کے ہیں۔»

ٹونیو نے ہماری طرف دیکھا۔

«یہ دونوں ٹھیک ہیں۔ لیکن ‹برق› کا کوئی نہیں۔»



ٹِن ٹِن کو مالک مل گیا تھا۔ اب یہ جاننا باقی تھا کہ مالک اسے چاہتا بھی ہے یا نہیں۔

مجھے پہلے ہی پتا ہے کہ اس کی مدد کیسے کرنی ہے۔ — خ.

یہی تو مجھے فکر میں ڈالتا ہے۔

باب 2

میں نے ہاں نہیں کہا

اتوار کو دکان نہیں کھلتی۔ مارا نے شٹر آدھا گرا دیا اور ایک بورڈ لٹکا دیا: بند (تمہارے سوا سب کے لیے)۔

ٹونیو گیارہ بجے آیا۔ اندر آنے سے پہلے اس نے گلی میں ایک طرف دیکھا اور دوسری طرف، جیسے سڑک پار کرنے سے پہلے دیکھتے ہیں۔ «برق» کا کوئی نہیں آ رہا تھا۔



ہم ساڑھے دس بجے پہنچ گئے۔ احتیاطاً۔ — خ.

مارا نے پارسل نمبر ۳ کاؤنٹر پر رکھا، اس پر سے کپڑا ہٹایا اور یوں بولیں جیسے کوئی بورڈ پڑھ رہی ہوں:

«پارسل نمبر تین۔ ننھے ٹونیو کے لیے۔ کیا وہ تم ہو؟»

«تھا۔»

«چلے گا۔ کیا اسے لینا چاہتے ہو؟»

ٹونیو نے ڈبے کو دیکھا۔ ڈبے نے کچھ نہیں کہا۔

«میں نے ہاں نہیں کہا۔»

«تم نے نہیں بھی نہیں کہا۔»

«میں نے یہ کہا ہے کہ میں نے ہاں نہیں کہا۔»



دستخط نہ کرنے کے لیے تین جملے۔ میں نے گن لیے ہیں۔ — خ.

ٹونیو نے ڈبہ یوں پکڑا جیسے جلتا ہوا برتن پکڑتے ہیں۔ اس نے اسے تولا۔ گھمایا۔ کان کے پاس لے جا کر ذرا سا ہلایا۔

ٹِن ٹِن۔

اس نے اسے جلدی سے چھوڑ دیا۔

«اور اگر وہ اسے گھر لے جائے؟» خولیتا نے کہا۔ «اگر پارسل اس کے گھر میں سوئے جسے وہ ملا ہے تو وہ پہنچ چکا۔ یہ تو منطق ہے۔»

«واپسی کی مہر منطق سے نہیں چلتی،» مارا نے کہا۔ «وہ سیاہی سے چلتی ہے۔»

کیا یہ ڈیلیوری گنی جائے گی؟		
	اسے دیکھنا	نہیں
	اسے پکڑنا	نہیں
	گھر لے جانا	نہیں
	لیبل پر نہ مٹنے والی سیاہی سے دستخط کرنا	ہاں

مہر اور میں ایک طرح نہیں سوچتے۔ — خ.

«یہ ڈیلیوری تم دونوں کی ہے،» مارا نے مجھ سے اور خولیتا سے کہا، «گرج والی کی طرح۔ تین شرطوں کے ساتھ۔»

انہوں نے انہیں انگلیوں پر گنا:

1. تم ڈبہ نہیں کھولو گے۔ اور لیبل چپکا رہے گا۔
2. نمبر ۳ دکان سے صرف تب نکلے گا جب ٹونیو مانگے گا۔
3. جسے ملے، وہ چاہے تو دستخط کرے۔ اگر وہ دستخط نہ کرے تو صبح ہوتے ہی پارسل لوٹ آتا ہے، اور یہاں کچھ نہیں ہوا۔

«اور اگر وہ کبھی نہ مانگے؟» خولیتا نے پوچھا۔

«تو کبھی نہیں۔»

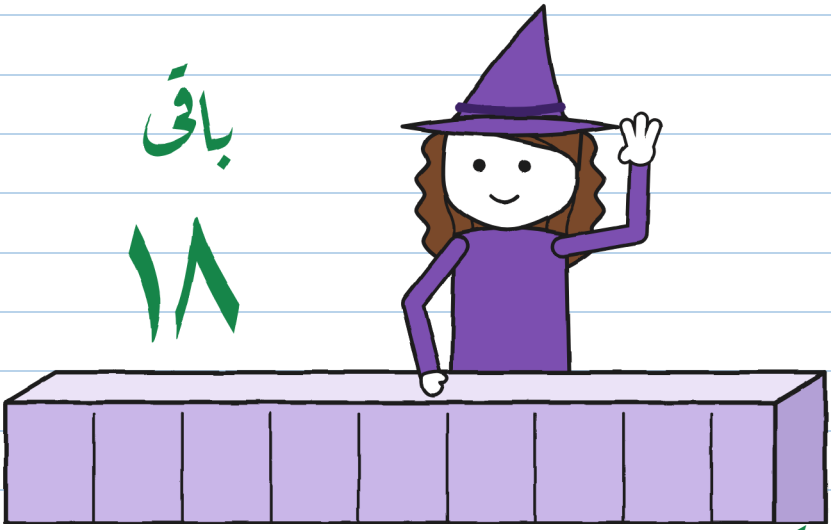

«کبھی نہیں» ڈیلیوری کی کوئی مدت نہیں ہوتی۔ — خ.

ٹونیو بہت دیر چپ رہا۔ خولیتا نے وقت ناپا: چار منٹ۔ «برق» کے لحاظ سے تقریبا آدھی ڈیلیوری۔

«میں اسے لے جاتا ہوں،» آخر اس نے کہا۔ «بند۔ سوچنے کے لیے۔ فی الحال۔»
«کیا یہ تم مانگ رہے ہو؟» مارا نے پوچھا۔
«میں مانگ رہا ہوں۔»

میں نے لکھ لیا کہ یہ کیسے گیا، تاکہ کوئی اور بات نہ کہہ سکے:

روانگی کی پرچی

- [x] ڈبہ: بند
- [x] لیبل: چپکا ہوا
- [x] مانگا کس نے: ٹونیو
- [ ] دستخط: ابھی نہیں



باہر ٹونیو نے نمبر ۳ اپنی سائیکل کی ٹوکری میں رکھا۔ چھوڑتے ہی وہ بجا: ٹِن ٹِن۔

وہ ہینڈل کو دیکھتا رہ گیا، جہاں اس نے «برق» کی بیل لگا رکھی ہے، جیسے اسے کچھ یاد آ گیا ہو۔

«کیا ہوا؟» خولیتا نے پوچھا۔

«کچھ نہیں۔»

وہ پیدل چل دیا، سائیکل ہاتھ میں لیے۔ ٹونیو کبھی پیدل نہیں چلتا۔



وہ «کچھ نہیں» دراصل «کچھ» تھا۔ ہمیں اس کی مدد کرنی چاہیے۔ — خ.

دروازے سے مجھے گلی کے کونے پر «برق» کی دو سائیکلیں کھڑی نظر آئیں۔

«ٹونیو! ٹوکری میں کیا ہے؟» کمر تک لمبی چوٹی والی ایک لڑکی نے چلا کر پوچھا۔

«ڈیلیوری۔»

«کس کی؟»

«ایک گاہک کی۔»

اس نے جھوٹ نہیں بولا۔ لیکن جواب دینے سے پہلے اس نے ڈبہ گھما دیا، تاکہ لیبل اس کی طرف رہے۔



اب مجھے «برف کا کوئی نہیں» کا مطلب سمجھ آ گیا۔ — خ.

اس رات میں نے اپنے کمرے کی کھڑکی کا پردہ اٹھا رہنے دیا۔
میں دکان کے سامنے رہتا ہوں: اگر نمبر ۳ لوٹا تو میں اسے دیکھ لوں گا۔

«گُنی؟» میری امی نے راہداری سے کہا۔ «تم جاگ کیوں رہے ہو؟»
«ایک پارسل کی نگرانی کر رہا ہوں۔»
«اچھا۔ ٹھیک ہے۔ لیکن نگرانی پاجامہ پہن کر کرو۔»



میں بھی نگرانی کرنا چاہتی تھی۔ میری کھڑکی صحن میں کھلتی ہے۔ — خ.

صبح ہوتے ہی وہ سنائی دیا، دکھائی دینے سے پہلے۔
ٹِن ٹِن، ٹِن ٹِن، ٹِن ٹِن۔
وہ چھتوں کے اوپر سے آ رہا تھا، بے جلدی، آئس کریم والے کے ٹھیلے کی طرح بجتا ہوا۔ تین کھڑکیاں روشن ہو گئیں۔ ایک کتا بھونکا۔ نمبر ۳ دروازے کے اوپر والی چھوٹی کھڑکی سے اندر آ گیا، وہی جسے مارا اسی کام کے لیے کھلی چھوڑتی ہیں۔

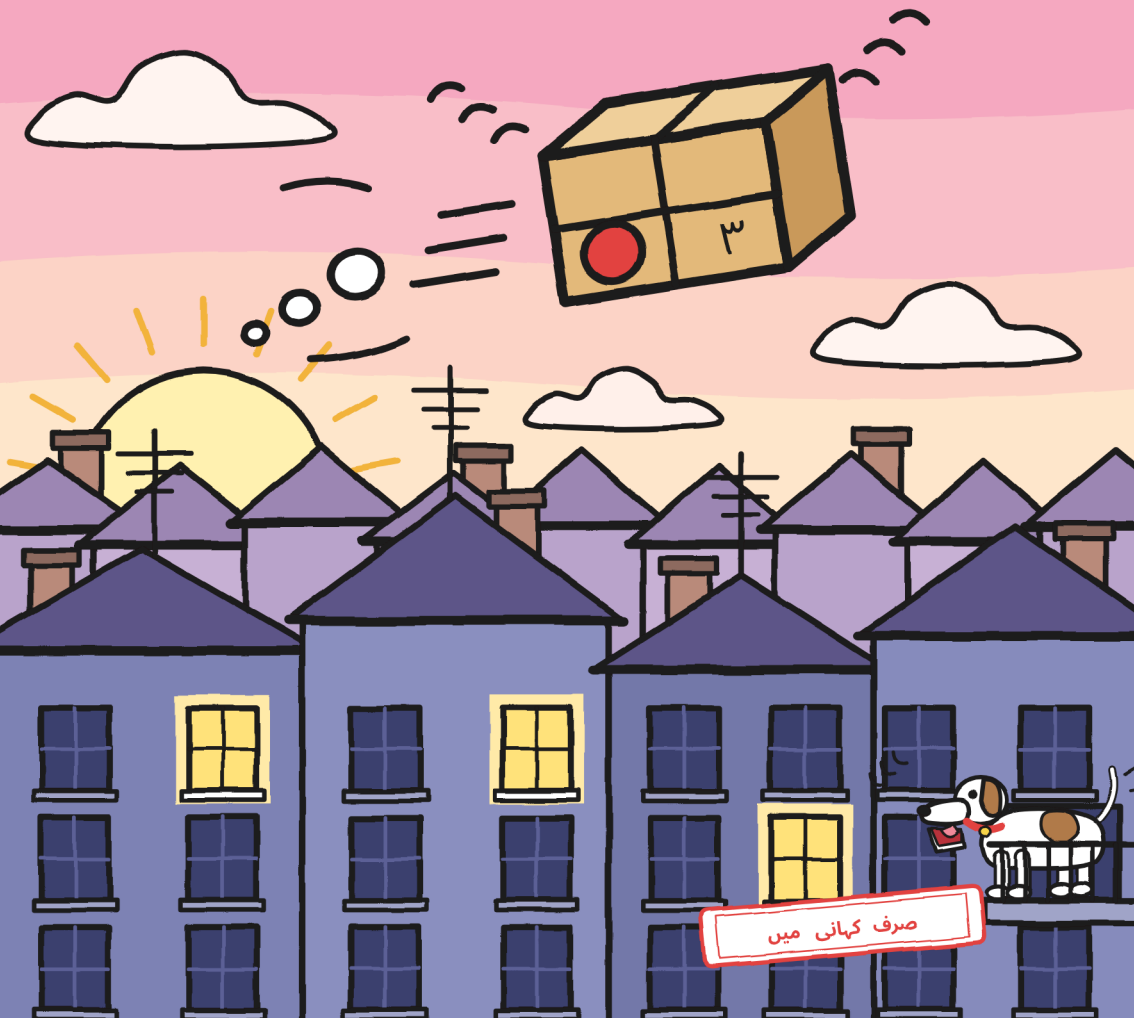

اسکول کے بعد ہم دکان گئے۔ نمبر ۳ اپنے شیلف پر پڑا تھا۔ اس پر ایک مہر اور لگی تھی: تیرہ۔

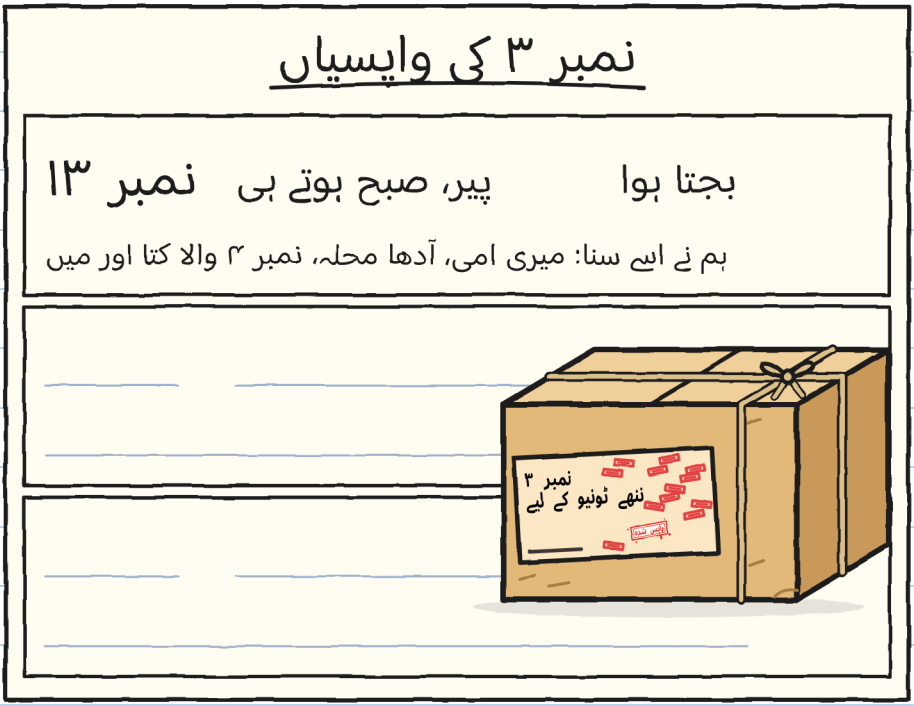

«یہ سزا نہیں ہے،» مارا نے کہا۔ «یہ قاعدہ ہے۔ کسی نے دستخط نہیں کیے: وہ لوٹ آتا ہے۔»

تیرہ مہریں۔ اس رفتار سے تو ڈبہ نظر ہی نہیں آئے گا۔ — خ.

ٹونیو پانچ بج کر بیس منٹ پر آیا، اپنی ڈیلیوری کے بعد۔ اس نے یہ نہیں پوچھا کہ وہ لوٹا یا نہیں: اس نے اسے اپنے گھر کے اوپر سے گزرتے سنا تھا۔

یہ میں نے نہیں دیکھا۔ مجھے اس نے خود بتایا:

ٹونیو نے مجھے کیا بتایا



«میں نے اسے پائیدان پر رکھ دیا۔ ساری رات۔»

«اور تم نے اسے گھر کے اندر کیوں نہیں رکھا؟» خولیتا نے پوچھا۔

«گھر میں پہلے ہی کافی لوگ مجھے اسی نام سے پکارتے ہیں۔»

«ایک دستخط سے سب ٹھیک ہو جاتا،» ٹونیو کے جانے کے بعد خولیتا نے کہا۔ «ایک۔ دو سیکنڈ لگتے ہیں۔ میں نے اپنے سے ناپ کر دیکھا ہے۔»

میں نے ڈائری کھولی اور بال پین سے زور لگا کر لکھا، تاکہ ہرا رنگ اسے ڈھانپ نہ سکے:

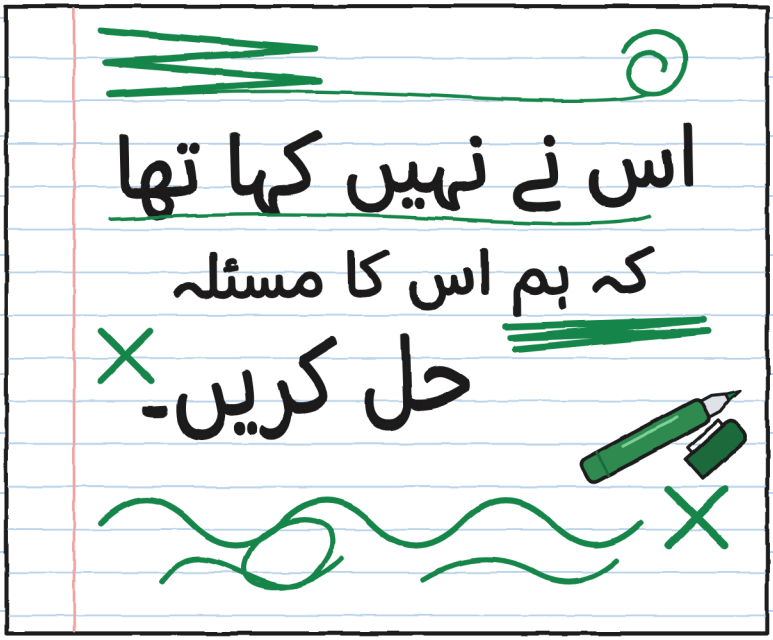

میں نے پڑھ لیا۔ میں متفق نہیں ہوں۔ فی الحال۔ — خ.

میرے پاس ایک اور خیال ہے۔ مجھے ایسے مت دیکھو۔ — خ.

باب 3

آٹوگراف

منگل کو، اسکول سے نکلتے ہی، دکان کے سامنے فٹ پاتھ پر ایک میز رکھی تھی۔ اس پر فرش تک لٹکتا ہوا پیلا میز پوش تھا، خولیتا کی لکھائی میں ایک بورڈ، اور بیچ میں میز پوش کے نیچے ایک ابھار۔



«یہ ایک اسٹینڈ ہے،» خولیتا نے کہا۔ «آسانی سے دستخط کرنے کے لیے۔ میں آٹوگراف جمع کر رہی ہوں۔»

«تم کب سے آٹوگراف جمع کرتی ہو؟»

«کل سے۔»

اسٹینڈ کے اوپر ایک سطر دار کاغذ تھا۔ نیچے ایک خانہ۔ یا ایسا لگتا تھا: وہ قینچی سے کاٹی ہوئی ایک چھوٹی کھڑکی تھی۔ میز پوش میں ٹھیک اس کے نیچے ایسی ہی ایک اور تھی۔
میں نے ایک کونا اٹھایا۔ اسٹینڈ نمبر ۳ تھا، لیٹا ہوا، لیبل اوپر کی طرف۔

یہ کیسے کام کرتا ہے

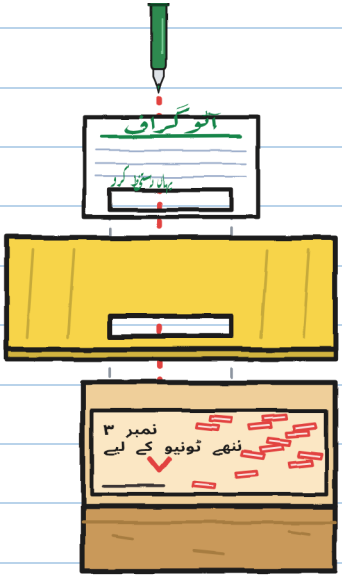

۱. کاغذ، اپنی چھوٹی کھڑکی کے ساتھ۔

۲. میز پوش، اپنے سوراخ کے ساتھ۔

۳. نمبر ۳ کا لیبل، اس کے خالی حصے سے۔

۴. جو کھڑکی میں دستخط کرے... وہ لیبل پر دستخط کرتا ہے۔

«میرے مارکر سے،» خولیتا نے خوش ہو کر سرگوشی کی۔ «نہ مٹنے والی سیاہی۔ کل سے وہ نہیں لوٹے گا، اور اسے پتا بھی نہیں چلے گا جب تک ہم اسے دکھا نہ دیں۔ سرپرائز!»

«ٹونیو نے نہیں کہا کہ یہ دکان سے نکلے،» میں نے کہا۔
«شرط دو۔»
«وہ شکرگزار ہوگا۔»
«اور مارا؟»
«وہ فون پر تھیں۔ میں نے ان سے کہا کہ یہ آٹوگراف کی میز ہے۔ اور ہے بھی۔»
«اور اسٹینڈ؟»
«یہ انہوں نے مجھ سے پوچھا ہی نہیں۔»

میں نے اسے فلورا اور آٹھویں بیج والی بات یاد دلائی: خولیتا نے فلورا کو وقت سے پہلے دستخط نہیں کرنے دیے تھے۔
«یہ ویسا نہیں ہے۔ وہ ادھوری ڈیلیوری تھی۔ یہ شارٹ کٹ ہے۔»
«تو پھر تم کرو۔ میں نہیں کرتا۔»

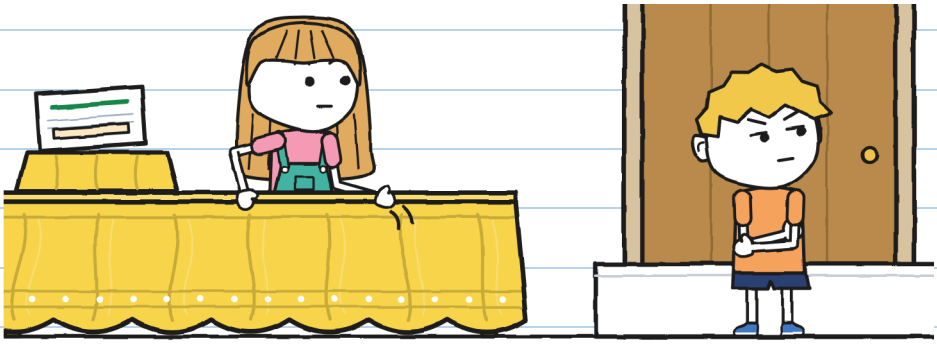

وہ دہلیز پر بیٹھ گئی۔ بڑی شان سے۔ اس نے کوئی مدد نہیں کی۔ — خ۔

«برق» ہماری گلی سے پانچ بج کر دس منٹ پر گزرتا ہے۔ وہ تین ہوتے ہیں، قطار میں۔

«برق» کے کارڈ

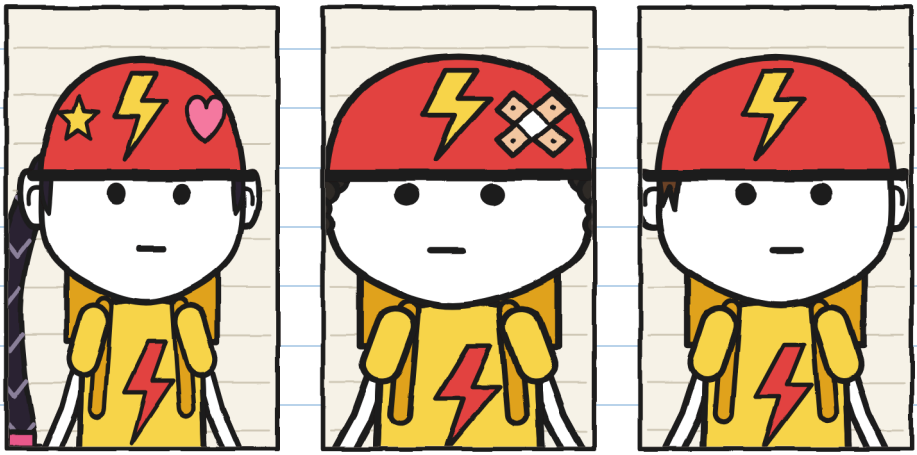

ٹونیو:
کوئی عرفیت نہیں۔
ابھی تک۔

برونو، «پنکچر»:
ایک بار پنکچر ہوا۔
دو سال پہلے۔

زوئی، «راکٹ»:
سب سے تیز۔
عرفیتیں وہی رکھتی ہے۔

«آٹوگراف؟ ہمارے؟» زوئی نے کہا۔ اس نے بریک لگائی اور سائیکل سے اتر گئی۔

ان سے کسی نے کبھی آٹوگراف نہیں مانگا تھا۔ اسی لیے یہ کام کرتا ہے۔ — خ.

زوئی نے پہلا دستخط کیا، «و» میں ایک ستارہ بنا کر۔ برونو نے «برونو» لکھا۔ زوئی نے اسے کاٹ کر «پنکچر» لکھ دیا۔
«‹برق› میں عرفیتیں ہٹائی نہیں جاتیں،» برونو نے بغیر ناراض ہوئے مجھے سمجھایا۔ «میں ایک بار پنکچر ہوا تھا۔»

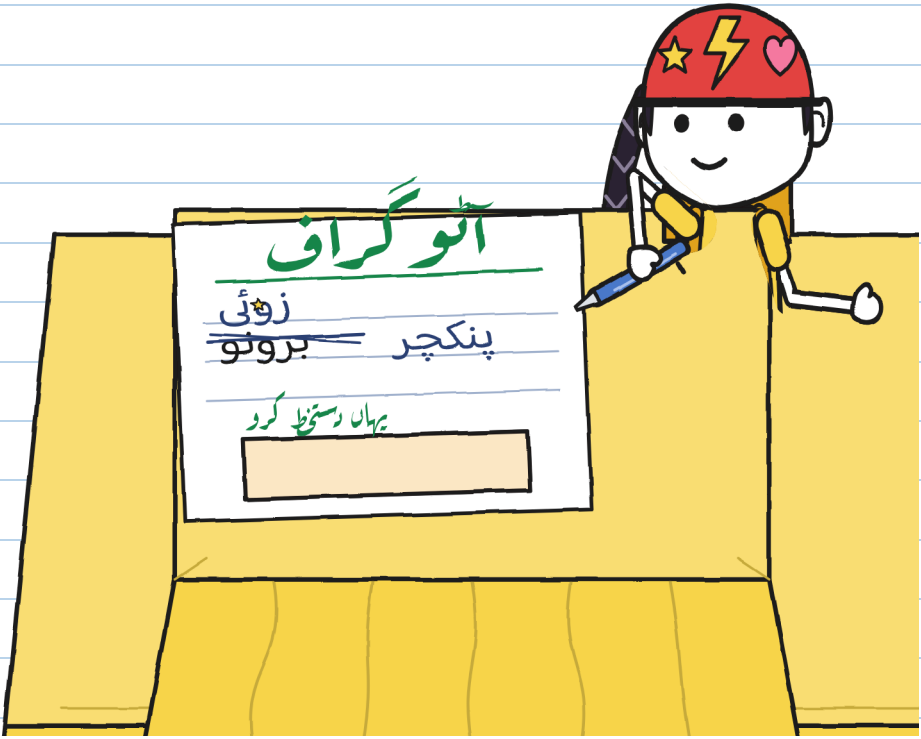

ٹونیو سائیکل سے نہیں اترا تھا۔ وہ میز کو اسی طرح دیکھ رہا تھا جیسے اتوار کو اس نے نمبر ۳ کو دیکھا تھا۔

«اب تمہاری باری، ٹونیو،» خولیتا نے کہا۔ «یہاں نیچے، خانے میں۔ یہ عزت کی جگہ ہے۔»

اور اسے اپنا ہرا مارکر دے دیا۔

ٹونیو سے کبھی کسی نے آٹوگراف نہیں مانگا تھا۔ وہ سائیکل سے اترا اور سیدھا کھڑا ہو گیا۔

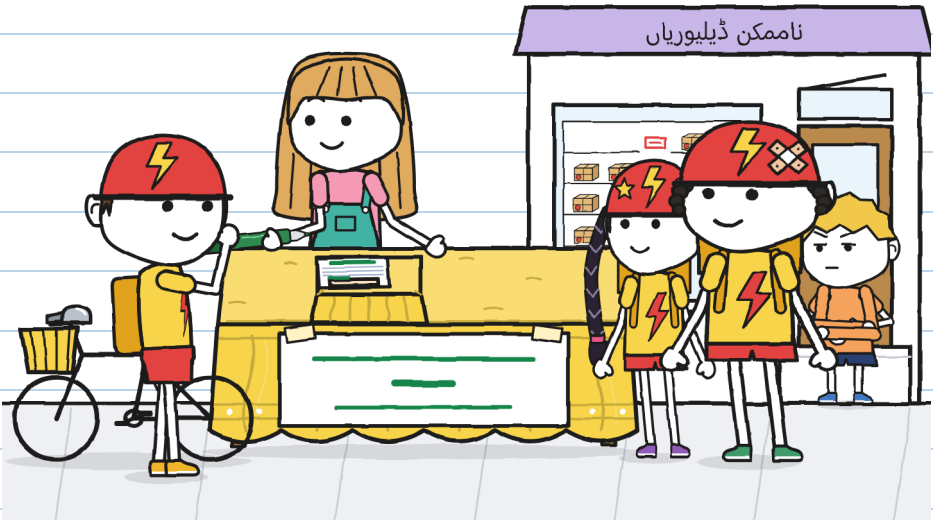

میں یہ سب دہلیز پر سے دیکھ رہا تھا، منہ میں «میرا کوئی لینا دینا نہیں» بھرے ہوئے۔

میں اٹھ کھڑا ہوا۔

«ٹونیو، رک...»

مجھے دیر ہو گئی۔ ٹونیو نے دستخط کرنے کے لیے اسٹینڈ جھٹکے سے اپنی طرف کھینچا، اور میز پوش کے نیچے کوئی چیز مجھ سے پہلے بول پڑی:



ٹونیو نے میز پوش اٹھا دیا۔

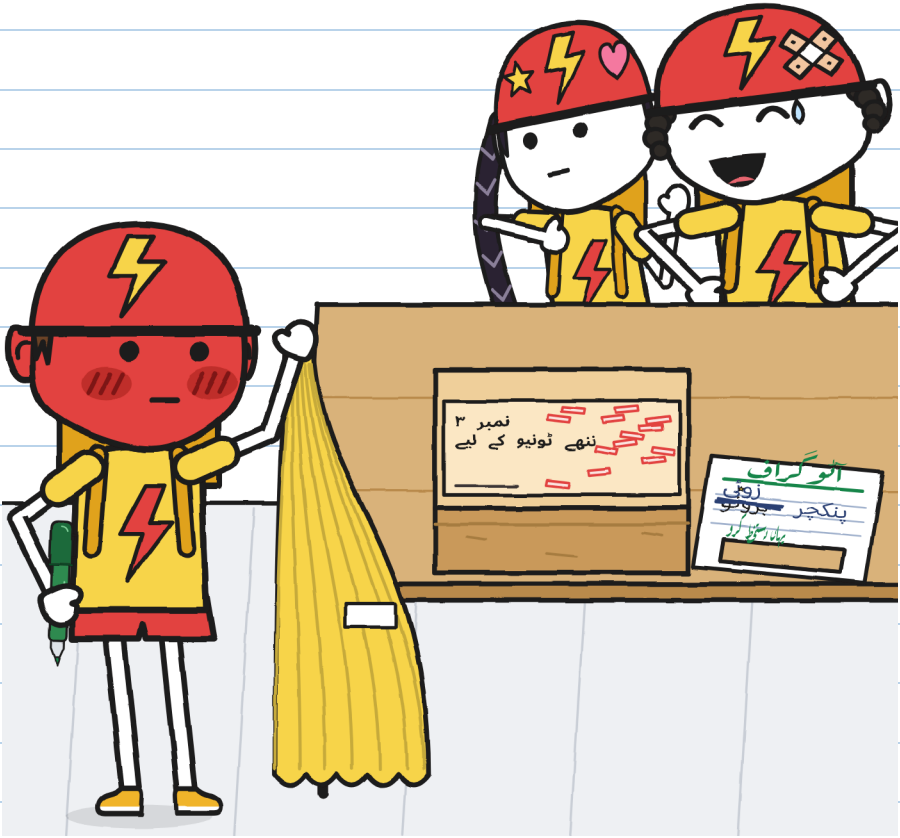

«ننھے ٹو-نی-یو کے لیے،» زوئی نے آہستہ آہستہ پڑھا، جیسے کوئی انعام پڑھتا ہے۔

«ننھا ٹونیو؟» برونو نے کہا اور ہنس پڑا۔

زوئی نہیں ہنسی۔ زوئی سوچ رہی تھی۔

ٹونیو چیخا نہیں۔ اس نے آہستہ سے مارکر کا ڈھکن لگایا اور اسے کاغذ پر رکھ دیا۔ بغیر دستخط کیے۔

«‹برق› چالوں پر دستخط نہیں کرتا۔»

اس نے سائیکل ہینڈل سے پکڑی اور پیدل چل دیا۔ کوئی اس کے پیچھے نہیں گیا۔

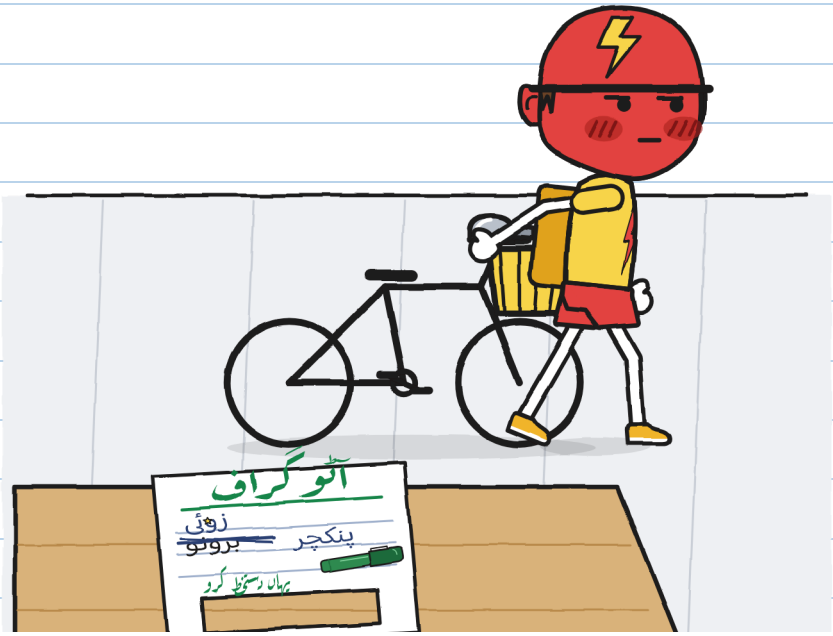

وہ ہیلمٹ کے رنگ کا ہو چکا تھا۔ لیکن یہ شرمندگی کا لال نہیں تھا۔ یہ کوئی اور تھا۔

سرخی بیما میں اس والے کا کوئی نمبر نہیں۔ — خ.

مارا بنفشی کپڑا لے کر باہر آئیں۔ انہوں نے یہ نہیں پوچھا کہ کس نے کیا: انہوں نے شیلف کی خالی جگہ دیکھی، میز دیکھی اور خولیتا کو دیکھا۔

انہوں نے نمبر ۳ کو ڈھانپا اور اسے بانہوں میں اٹھا لیا۔

«یہ پارسل ڈیلیور نہیں ہوا،» انہوں نے زوئی اور برونو سے کہا۔

«اور لیبل پر جو لکھا ہے وہ ٹونیو کا معاملہ ہے۔»



وہ بیل بجائے بغیر چلے گئے۔

میں نے خولیتا کو سمیٹنے میں مدد دی: میز پوش، بورڈ، دو دستخطوں اور ایک سوراخ والا کاغذ۔ میں نے اسے «میں نے کہا تھا» نہیں کہا۔ اور «کوئی بات نہیں» بھی نہیں کہا، کیونکہ بات تھی۔

«تم نے تو کچھ نہیں کیا،» وہ بولی۔

«میں نے دیر سے خبردار کیا۔ پہلے کہہ سکتا تھا۔ یا مارا کو فون کر سکتا تھا۔»



پھر خولیتا اندر گئی اور مارا کو سب بتا دیا، اکیلے، کچھ چھوڑے بغیر: چھوٹی کھڑکی، میز پوش، شیلف، فون۔

«ٹونیو کو،» مارا نے کہا، «تم خود بتاؤ گی۔»

بدھ کو ٹونیو پانچ بج کر دس منٹ پر گزرا اور رکا نہیں۔ پانچ بج کر بیس منٹ پر وہ دوبارہ گزرا۔ تیسری بار خولیتا فٹ پاتھ کے بیچ ایک کاغذ لیے کھڑی تھی۔

معذرت

میں نے تمہارا پارسل باہر نکالا۔
میں نے تمہیں دھوکا دینے کی کوشش کی۔
میں نے تمہارا لیبل دوسروں کو دکھایا۔
معاف کر دو۔
— خولیتا

ٹونیو نے اسے سائیکل سے اترے بغیر پڑھا۔
«ٹھیک ہے۔ میں نے پڑھ لیا۔»
«کیا تم مجھے معاف کرتے ہو؟»
«میں نے کہا ہے کہ میں نے پڑھ لیا۔»
اس شام دکان میں ٹونیو کا ڈبہ خالی رہا۔

میں نے پورا نام لکھا۔ یہ کم از کم تھا۔ — خ.

باب ۶

ایک چھوٹی سائیکل

جمعرات کو ٹونیو دکان میں گلی کے دائیں بائیں دیکھ بغیر داخل ہوا۔ اس کی بغل میں ایک سائیکل تھی۔



وہ اس کی اپنی نہیں تھی۔ یا تھی: اس کی پہلے والی۔

«اتوار سے میرے سر میں ٹِن ٹِن بج رہی ہے،» اس نے کہا۔ «مجھے لگتا ہے مجھے پتا ہے کیوں۔ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ مجھے ٹھیک سے یاد ہے یا نہیں۔»

«میں اسے کھولنا چاہتا ہوں۔ لیکن یہاں نہیں۔ جہاں کوئی شو
ونڈو نہ ہو۔»
مارا ہمیں پچھلے کمرے میں لے گئیں۔
«دیکھنے کے لیے کھولنا دستخط کرنا نہیں ہے،» انہوں نے کہا۔
«دستخط کے بغیر صبح یہ لوٹ آئے گا۔»



«کیا میں رک سکتی ہوں؟» خولیتا نے پوچھا۔ اس نے پوچھا۔
ٹونیو نے دیر لگائی۔
«اگر کسی چیز کو ہاتھ نہ لگاؤ۔»
«نہ ڈبے کو، نہ موضوع کو۔»

ٹونیو نے ڈوری کھولی۔ اندر اخبار کا کاغذ تھا، اتنا پرانا کہ خود پھٹ رہا تھا۔ اور کاغذ کے بیچ...

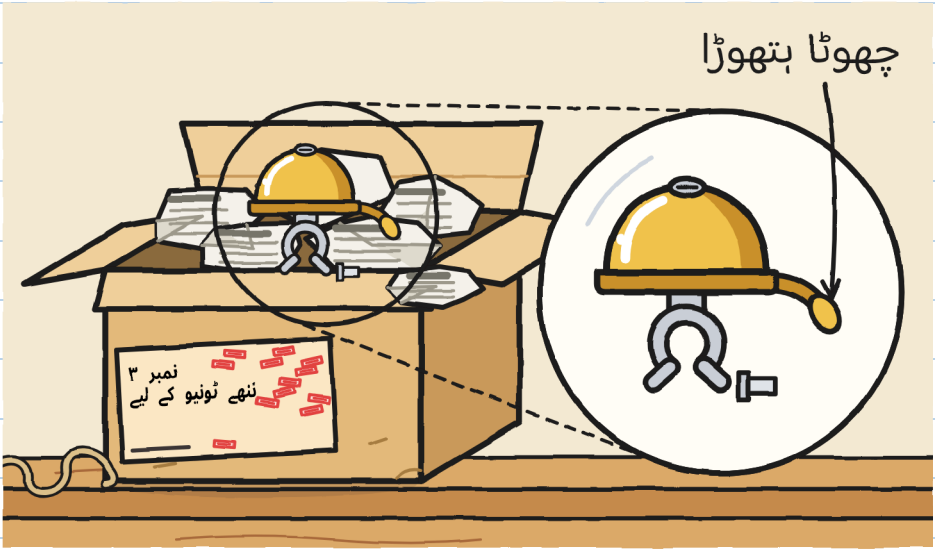

سائیکل کی ایک چھوٹی گھنٹی۔ چھوٹی، سنہری، ایک کمانی سے لگے چھوٹے ہتھوڑے کے ساتھ: ذرا سا ہلاؤ تو بج اٹھتی ہے۔

نمبر ۱ کاٹتا تھا۔ نمبر ۲ دوڑتا تھا۔ نمبر ۳ بس بجتا ہے۔

نہ ڈریگن، نہ ہنجے۔ ایک گھنٹی۔ مجھے پسند ہے۔ — خ.

نیچے چار تہوں میں مڑا ہوا ایک پرچہ تھا۔

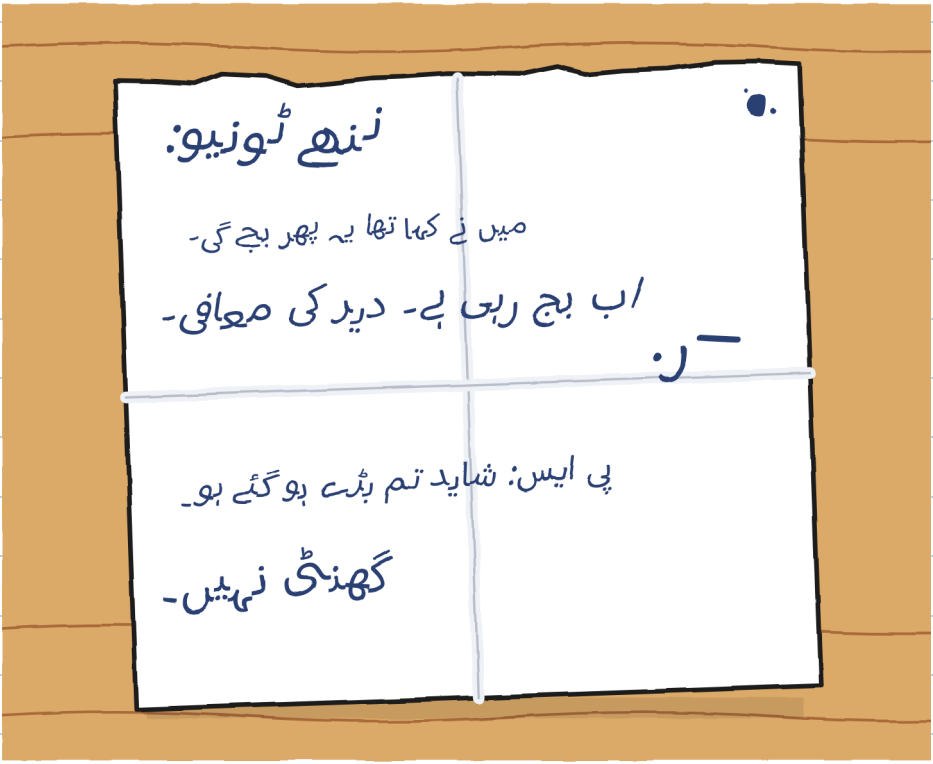

ٹونیو نے اسے دو بار پڑھا۔

«کتنی بری لکھائی ہے،» اس نے کہا۔ اور پھر کافی دیر کچھ نہیں کہا۔

ن. کا وعدہ پورا ہوتا ہے، دیر سے۔ فلورا نے کہا تھا۔ یہ نہیں کہا تھا کہ کتنی دیر سے۔ — خ.

پھر ٹونیو نے چھوٹی سائیکل میز پر رکھ دی۔

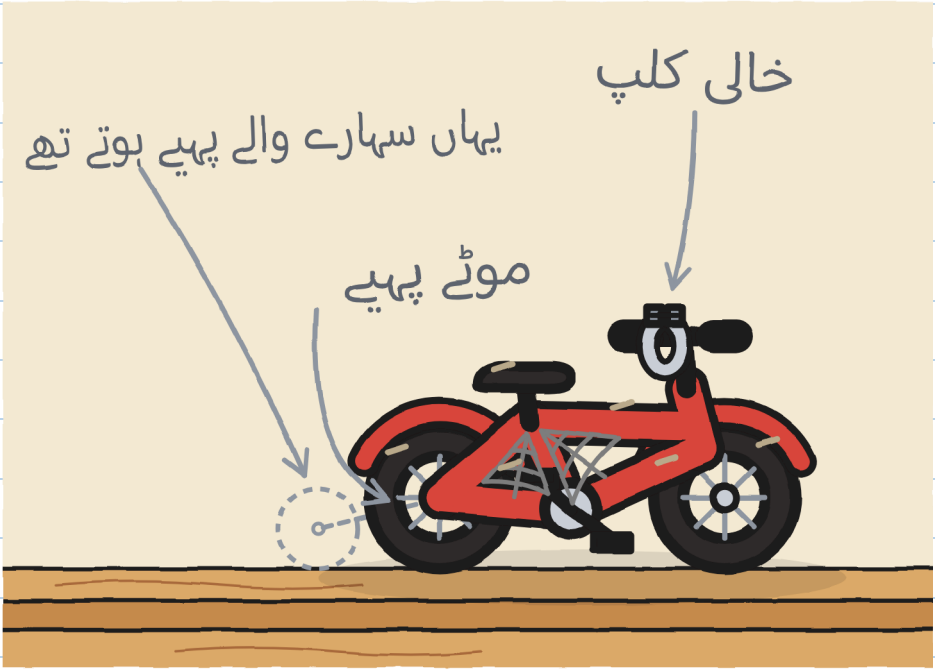

«یہ میری تھی۔ اس پر یہی گھنٹی لگی تھی۔ ایک دن وہ بجنا بند ہو گئی: اس سے کھٹ کھٹ ہوتی تھی۔ کسی نے مجھ سے کہا: ‹یہ مجھے دے دو، ننھے ٹونیو؛ ٹھیک کر کے واپس مل جائے گی۔›»

«کس نے؟» خولیتا کے منہ سے نکل گیا، اور اس نے منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔

«چہرہ مجھے یاد نہیں۔ گھنٹی یاد ہے۔ اور یہ کہ میں نے بہت انتظار کیا۔»

«گھر میں مجھے اب بھی ننھا ٹونیو کہتے ہیں،» ٹونیو نے کہا۔
«‹برق› میں نہیں۔ وہاں میں ٹونیو ہوں: میں نے پہلے دن خود فارم پر لکھا تھا۔»
«اور ننھا ٹونیو میں برائی کیا ہے؟» میں نے پوچھا۔
«کچھ نہیں۔ جب تک زوئی نہ کہے۔ ‹برق› میں عرفیتیں ہٹائی نہیں جاتیں۔ برونو کو دیکھ لو۔»

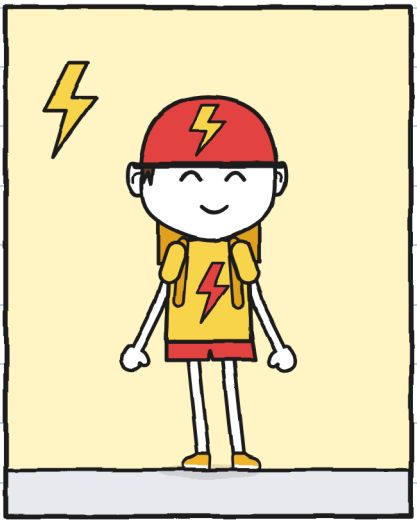

«برق» میں: ٹونیو

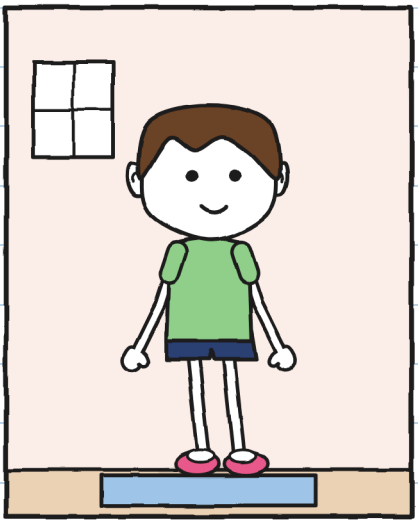

گھر میں: ننھا ٹونیو

«برونو نے منگل سے مجھے چھ بار ننھا ٹونیو کہا ہے،» ٹونیو نے مزید کہا۔
خولیتا اپنے کونے میں سکڑ گئی۔

«کیا تم اب بھی اس پر فٹ آتے ہو؟» خولیتا نے پوچھا۔ وہ خود کو روک نہ سکی۔
مارا نے سائیکل زمین پر اتار دی۔ ٹونیو اس پر بیٹھ گیا۔



آ جاتا تھا۔ کم و بیش۔
مارا نے ایسی آواز نکالی جو کسی اور کے منہ سے ہنسی ہوتی۔ ٹونیو بھی ہنس پڑا۔ میں نے اسے ہفتے کے دن سے ہنستے نہیں دیکھا تھا۔

سرخی پیما: ۔ میں اسے اس لیے لکھ رہی ہوں کہ اس کی بھی گنتی ہوتی ہے۔ — خ.

«تمہاری آج کی سائیکل پر پہلے سے ایک بیل لگی ہے،» میں نے کہا۔
«‹برق› والی۔ تمہیں اس کی جگہ یہ لگانا ضروری نہیں۔ تم اسے رکھ سکتے ہو۔ یا اسے لوٹنے دے سکتے ہو۔»
«مجھے پتا ہے،» ٹونیو نے کہا۔ لیکن اس نے مجھے ایسے دیکھا جیسے یہ بات اسے پہلے کبھی کسی نے نہ بتائی ہو۔

خولیتا گیارہ منٹ تک خاموش رہی، سنتی رہی، مارکر جیب میں رکھے۔





گیارہ منٹ۔ میری زبان سو گئی۔ — خ.

«میں اسے اکیلے آزمانا چاہتا ہوں،» ٹونیو نے کہا۔
ہم تینوں باہر آ گئے۔ ٹونیو نے پچھلے کمرے کا دروازہ بند کر لیا۔

خولیتا دکان کے دوسرے سرے پر چلی گئی، تاکہ نہ سنے۔ میں نے، نہ سننے کے لیے، ڈرائنگ بنائی: ٹونیو کی نشست پر اب سائبان ہے۔
آواز پھر بھی آئی۔



ٹِن ٹِن۔
یہ وہی ٹِن ٹِن آواز تھی جو ہفتے کے دن سنی تھی۔ پھر ایک اور۔
اور پھر بہت دیر تک کوئی نہیں۔

جب وہ نکلا تو اس کے ایک ہاتھ میں گھنٹی اور بغل میں ڈبہ تھا۔

«میں اسے کل تک لے جا رہا ہوں۔ بغیر دستخط کے۔»

«تو صبح یہ لوٹ آئے گا،» مارا نے کہا۔

«لوٹ آئے۔ میں جاننا چاہتا ہوں کہ اسے ایک رات اپنے پاس رکھنا کیسا ہوتا ہے۔»

«اور اگر ٹونیو گھنٹی ڈبے سے باہر چھوڑ دے؟» میں نے پوچھا۔

«میں نے کبھی آزما کر نہیں دیکھا،» مارا نے کہا۔ «اور میں صبح سات بجے آزمانے والی نہیں۔»

ٹونیو نے سب کچھ اندر رکھ لیا۔



کل تک جو وہ گھنٹے باقی ہیں۔ میں انہیں گنوں گی۔ — خ.

جمعے کو میری گلی پھر بج اٹھی: ٹِن ٹِن، ٹِن ٹِن، ٹِن ٹِن۔ واپسی نمبر ۱۴۔

پہلے کیا ہوا، یہ میں نے نہیں دیکھا۔ مجھے ٹونیو نے بتایا:

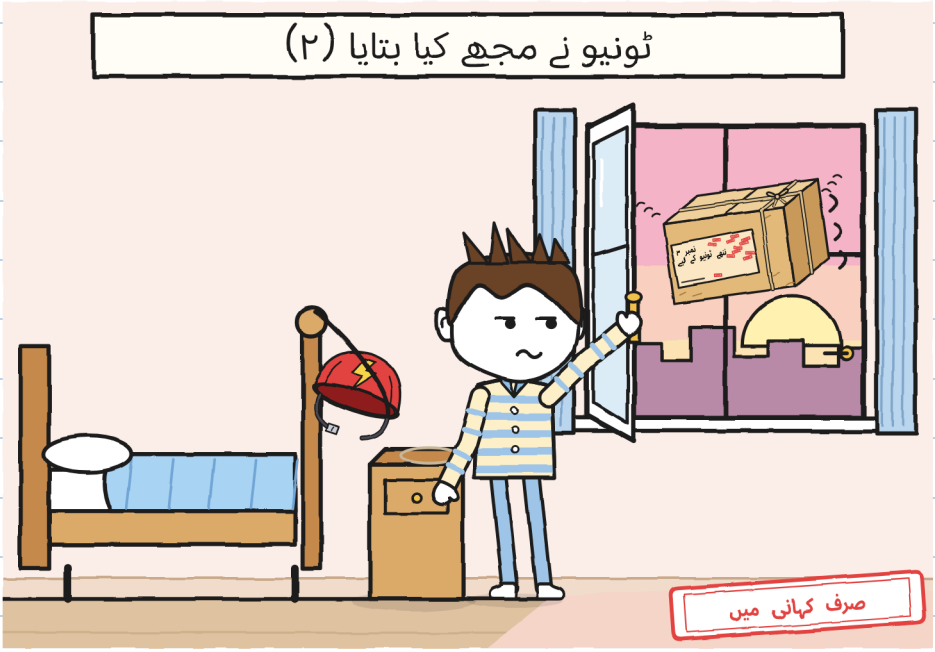

«اس بار وہ پائیدان پر نہیں سویا۔ وہ میرے سرہانے کی میز پر سویا۔ صبح ہوتے ہی وہ شیشے سے ٹکرانے لگا، اور میں نے کھڑکی کھول دی۔»

اس نے ایک پارسل کے لیے کھڑکی کھول دی۔ کتنی تمیز ہے۔ — خ.

میں نے ٹونیو کی دونوں سائیکلیں ساتھ ساتھ بنائیں۔ آج والی میں
میں نے گھنٹی لگا دی، جو بہت اچھی لگتی ہے۔
خولیتا نے اس کے اوپر ایک پرچی چپکا دی۔

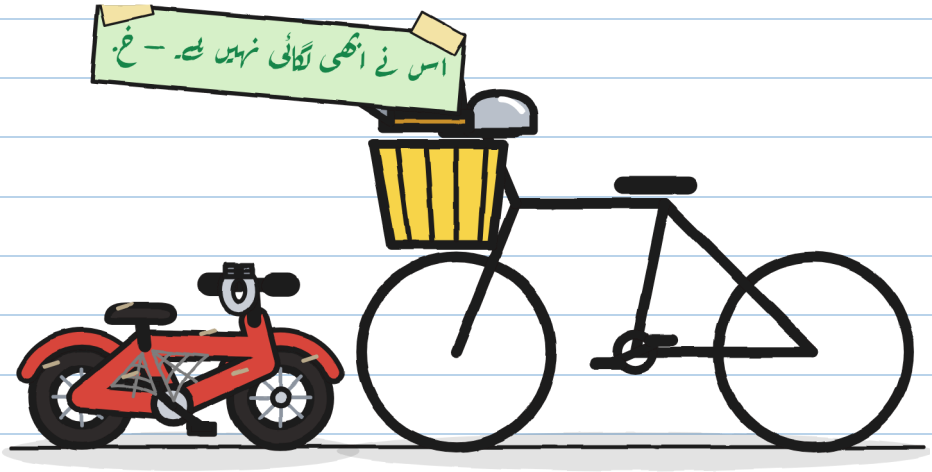

اب پہلے

وہ ٹھیک کہہ رہی تھی۔ مجھے ذرا برا لگتا ہے۔

باب 5

اکیلے میں

جمعے کی شام نمبر ۳ اپنے شیلف پر پڑا تھا، چودہ مہروں کے ساتھ۔ ٹونیو اپنے ڈبے میں بیٹھا اسے دور سے دیکھ رہا تھا۔

خولیتا دو دن سے کچھ تیار کر رہی تھی۔ مجھے بدترین کا ڈر تھا۔ وہ دو اختیارات والا ایک کاغذ تھا۔

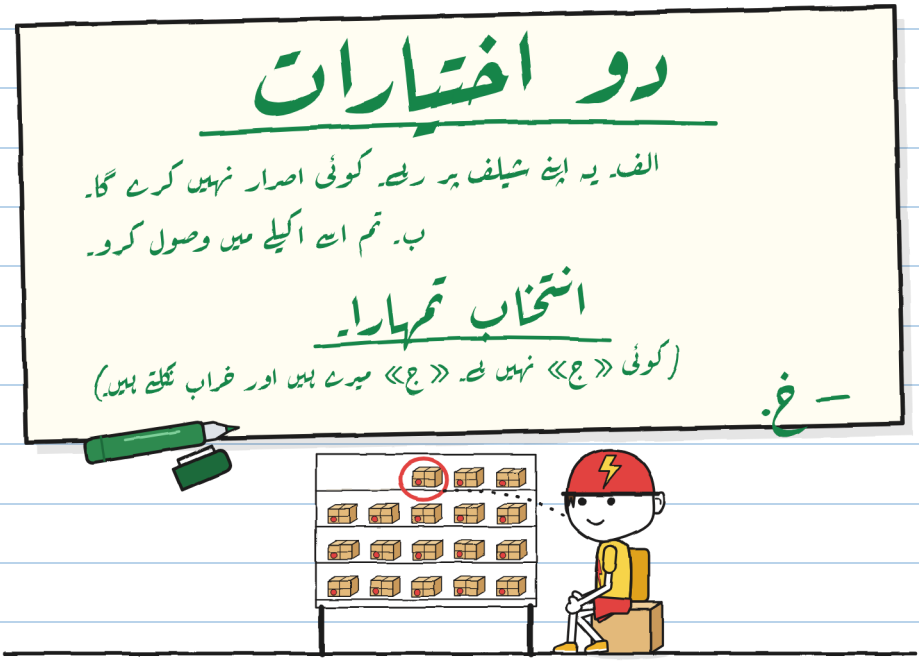

ٹونیو نے کاغذ پڑھا۔ پھر مارا کو دیکھا۔

«اگر میں دستخط کروں تو کس کو پتا چلے گا؟»

«مجھے۔ اور میرے رجسٹر کو، جو اس دراز سے باہر نہیں جاتا۔»

«اور ‹برق› کو؟»

«میں ‹برق› کو نہیں بتاؤں گی۔ رجسٹر کوئی بورڈ نہیں ہوتا۔»

باقی

۱۸



بورڈ پر نمبر ہوتے ہیں۔ نام دراز میں رہتے ہیں۔ — خ.

ٹونیو اپنے ڈبے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

«ب۔»

خولیتا اچھلی نہیں۔ میں نے اسے نہ اچھلتے دیکھا۔

«پچھلے کمرے میں،» ٹونیو نے بات جاری رکھی۔ «اور میں چاہتا ہوں کہ تم لوگ بھی ہو۔ تم دونوں۔»

«میں بھی؟» خولیتا نے پوچھا۔

«تمہیں سب سے زیادہ بے چینی ہے کہ میں دستخط کروں۔ میں تمہیں اپنے سامنے رکھنا پسند کروں گا۔»

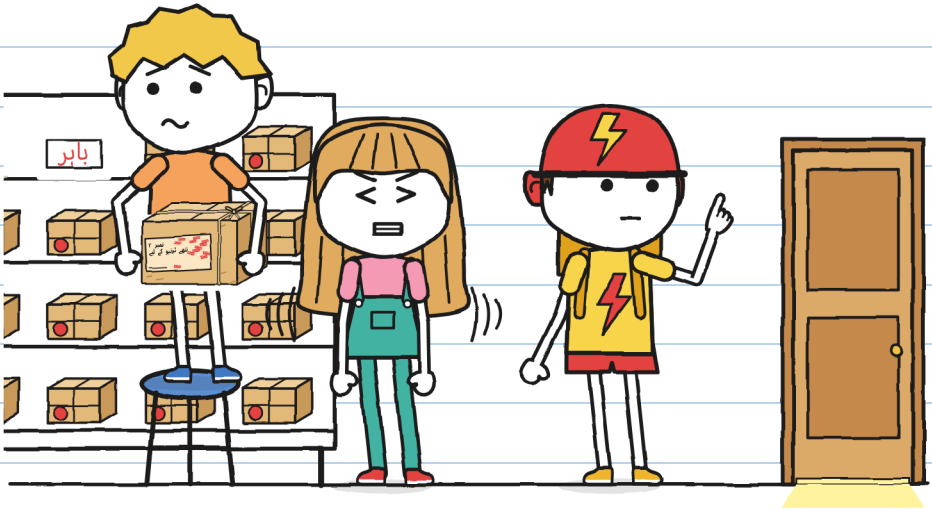

پچھلے کمرے میں ٹونیو نے دوبارہ گھنٹی اور پرچہ نکالے۔ اس نے انہیں آہستہ آہستہ دیکھا، جیسے کوئی بقایا گنتا ہے۔

«دستخط سے پہلے میں دیکھتا ہوں کہ کس پر دستخط کر رہا ہوں،» اس نے کسی کی طرف دیکھے بغیر کہا۔

خولیتا اپنی ٹی شرٹ کے رنگ کی ہو گئی۔



خولیتا نے اسے اپنا ہرا مارکر دیا اور کونے میں ایک بوری پر بیٹھ گئی۔

«تم کیا کر رہی ہو؟» میں نے پوچھا۔

«میں اپنے ہاتھوں کے اوپر بیٹھی ہوں۔ تاکہ مدد نہ کروں۔»

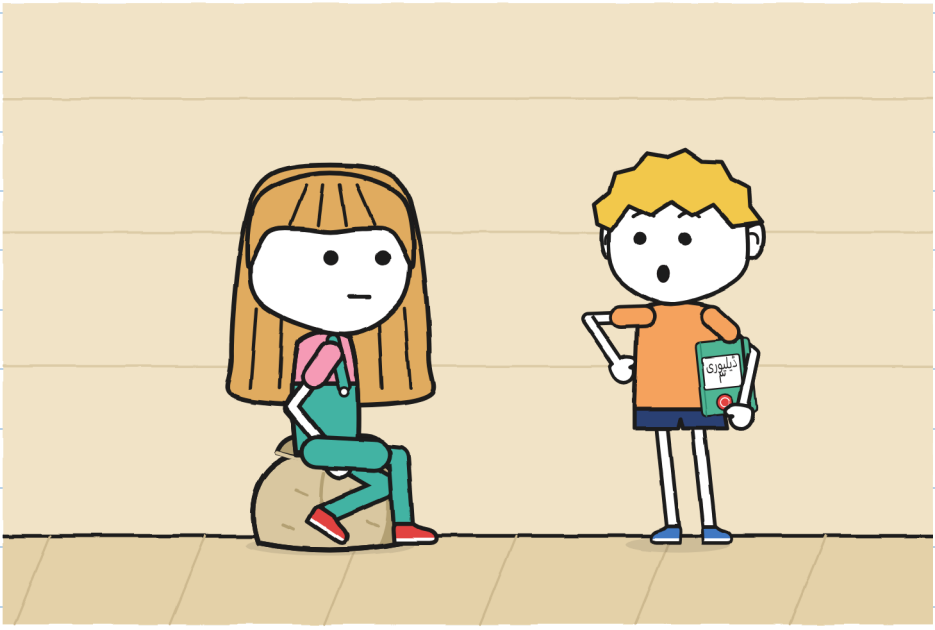

میں نے ڈائری بند کی اور بغل میں دبا لی۔

پھر اس نے سب لکھ لیا۔ — خ.

ٹونیو نے مارکر کا ڈھکن کھولا اور دستخط کر دیے۔



لیبل پر «ننھا ٹونیو» لکھا تھا۔ دستخط میں «ٹونیو»۔

«کیا ایسے ٹھیک ہے؟» اس نے مارا سے پوچھا۔ «یہ ایک ہی نام نہیں ہے۔»

«دستخط وہ کرتا ہے جسے ملتا ہے،» مارا نے کہا۔ «اور تمہیں یہ ملا ہے۔»

مارا نے وصولی اپنے رجسٹر میں لکھ لی۔ خولیتا کے ہاتھ میں پہلے ہی نیلا اسٹول تھا۔ اس نے اسے زمین پر رکھ دیا۔

«کیا میں بورڈ بدل سکتی ہوں؟» اس نے پوچھا۔ اس نے ٹونیو سے پوچھا، مارا سے نہیں۔

ٹونیو نے بورڈ کو دیکھا۔

«اس پر صرف ایک نمبر لکھا ہے۔»

«صرف۔»

«ٹھیک ہے۔»



میں نے پہلے بوجھا تھا۔ ریکارڈ کے لیے۔ — خ.

ٹونیو فٹ پاتھ پر آیا، اپنی سائیکل دیوار سے ٹکائی اور بیگ سے پیچ کس نکالا۔

«کیا تم اسے لگانے والے ہو؟» میں نے پوچھا۔

«ہاں۔»

«اور ‹برق› کی بیل؟»

«وہ ‹برق› کی ہے۔ یہ میری ہے۔»

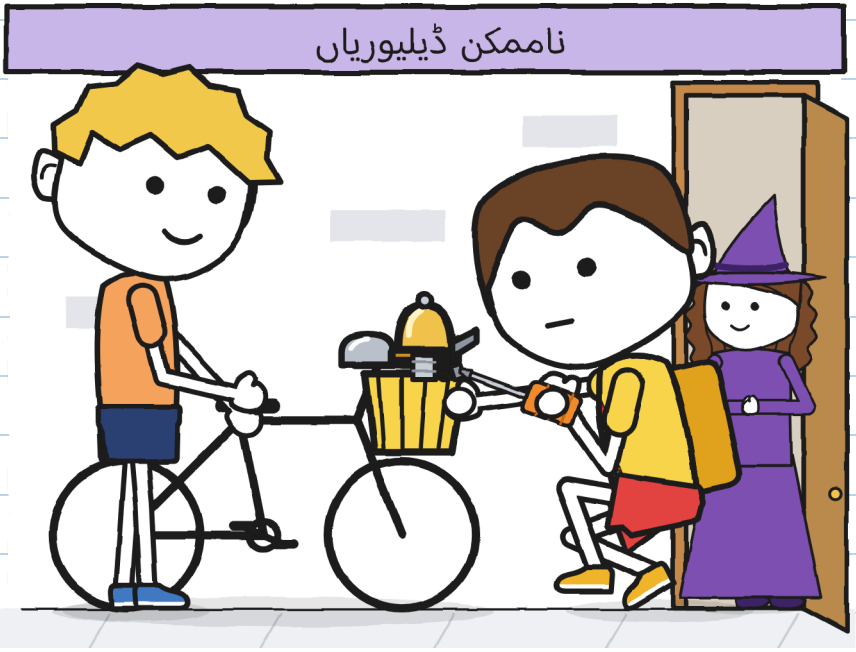

اسے اس نے خود لگایا۔ میں نے صرف سائیکل پکڑی، اور وہ بھی اس کے کہنے پر۔ پھر اس نے ایک انگلی سے چھوٹے ہتھوڑے کو چھوا۔ ٹِن ٹِن۔

پانچ بج کر دس منٹ پر «برق» گزرا۔ برونو نے بریک لگائی۔

«یہ کیا بج رہا ہے؟»

«ایک گھنٹی۔»

«کہاں سے آئی؟»

«میری تھی۔»

«جب تم ننھے ٹونیو تھے؟»

میں نے ٹونیو کا چہرہ دیکھا۔ کچھ نہیں۔ کان بھی نہیں۔

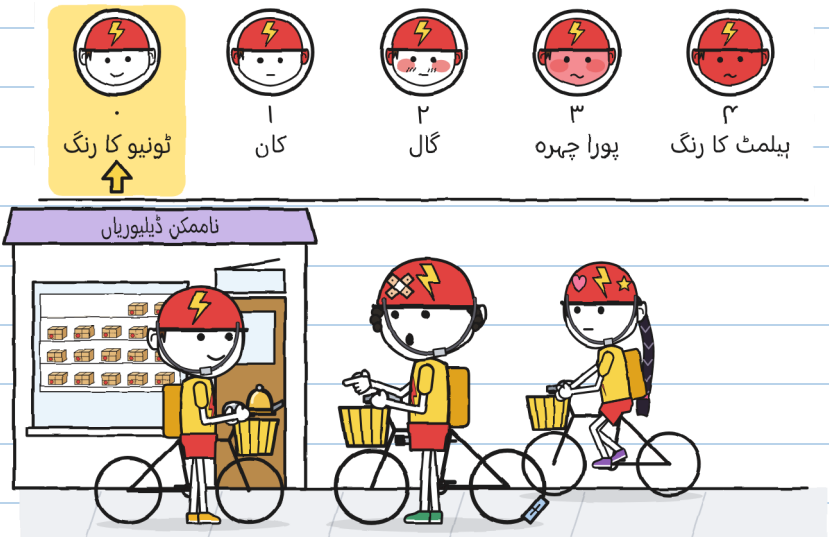

«جب مجھے اس نام سے بلاتے تھے۔ اب میں ٹونیو ہوں۔ اور تمہارا نام کیا ہے؟»

«پنک...» برونو رک گیا۔ «برونو۔»

«تو بس، برونو۔»

برونو نے سر اٹھایا۔ «برق» میں دو سال سے کوئی اسے برونو نہیں کہتا تھا۔

زوئی نے منہ کھولا۔

ٹونیو نے چھوٹے ہتھوڑے کو چھوا۔ ایک بار۔

ٹِن ٹِن۔

زوئی نے منہ بند کر لیا۔ اس نے سوچا۔

«اچھی آواز ہے،» اس نے کہا۔ «ہمیں دیر ہو رہی ہے، ٹونیو۔»

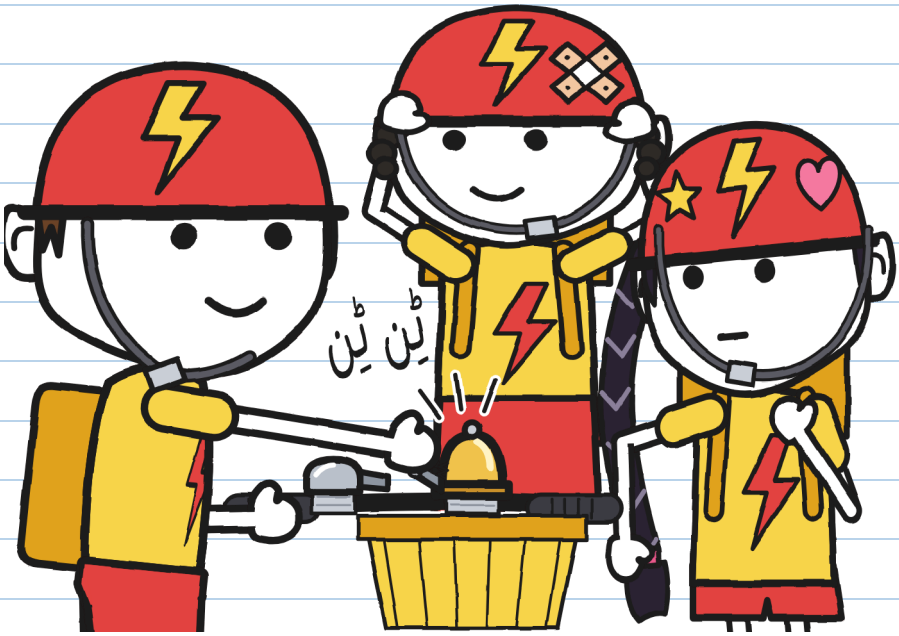

اس نے کہا «ٹونیو». بغیر کچھ اور جوڑے۔ — خ.

اس رات میں نے پردہ پھر اٹھا رہنے دیا۔
«پھر نگرانی؟» میری امی نے پوچھا۔
«آج میں اس بات کی نگرانی کر رہا ہوں کہ کچھ نہ ہو۔»
«یہ تو مجھے بہت اچھی طرح آتا ہے۔ سو جاؤ۔»

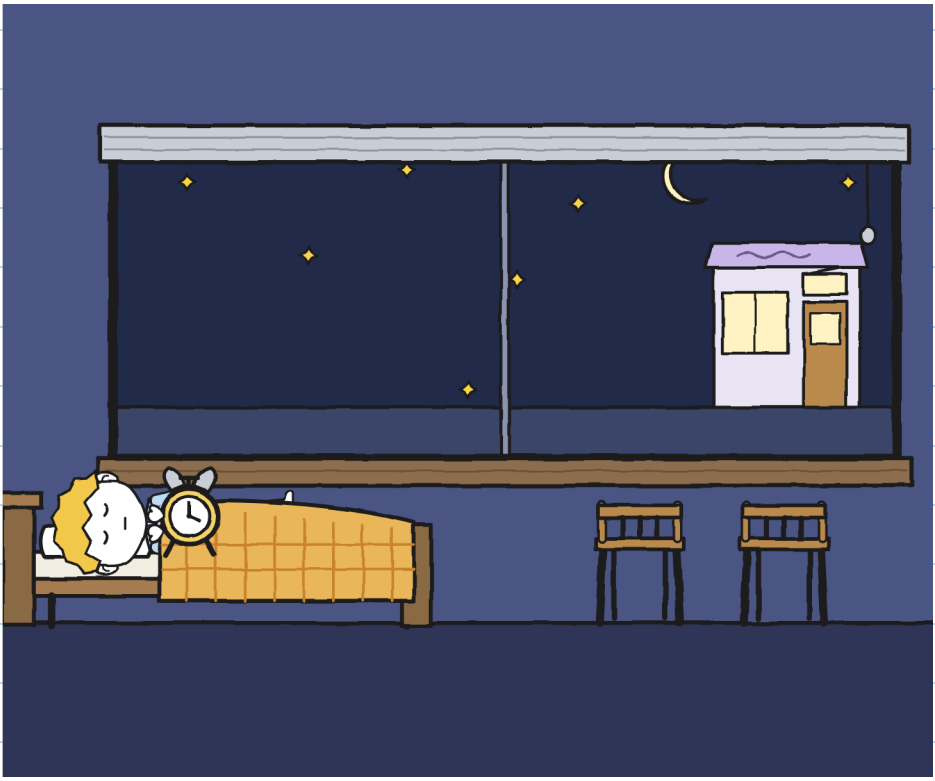

میں کھلے مارکر کے ساتھ سو گئی۔ میرا تکیہ ہرا ہے۔ — خ.

صبح ہوئی۔

کچھ نہیں بجا۔

نہ ٹِن ٹِن، نہ کوئی کھڑکی، نہ نمبر ۴ والا کتا۔

یہ سب سے خوبصورت خاموشی ہے جو میں نے اپنی گلی میں سنی۔



باب 6

فی الحال

ہفتے کو دس بجے میں نے شیلف بنایا: سترہ پارسل اور تین خالی جگہیں۔

مارا نے لیبل اپنے رجسٹر میں باقی دو کے ساتھ چپکا دیا۔

مارا کا رجسٹر

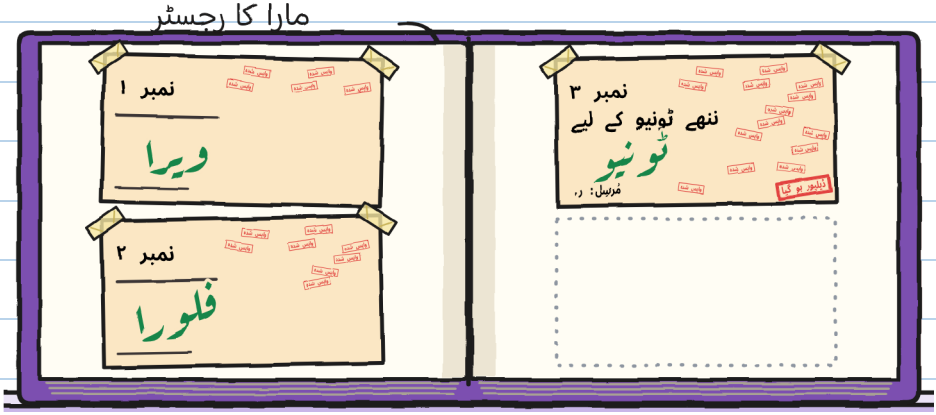

ایک انڈا، کچھ بیج اور ایک گھنٹی۔ تینوں دیر سے پہنچے۔ تینوں پہنچے۔

تیسرے پر ٹونیو نے دستخط کیے۔ اس بار میں نے اسے صرف مار کر پکڑایا۔ — خ۔

ٹونیو اپنے ڈبے میں بیٹھا اور کسمسایا۔ اس بار اس نے شیلف کی طرف نہیں دیکھا۔

«ڈبہ اب بھی ‹فی الحال› ہی ہے،» مارا نے کہا۔

«فی الحال میرے لیے ٹھیک ہے،» ٹونیو نے کہا۔

باقی

۱۷



«فی الحال» برسوں چل سکتا ہے۔ نمبر ۲ سے پوچھ لو۔ — خ.

میں نے ٹونیو کو اس کی نشست کا اپنا منصوبہ دکھایا۔ اس میں پورا ہفتہ لگا تھا۔

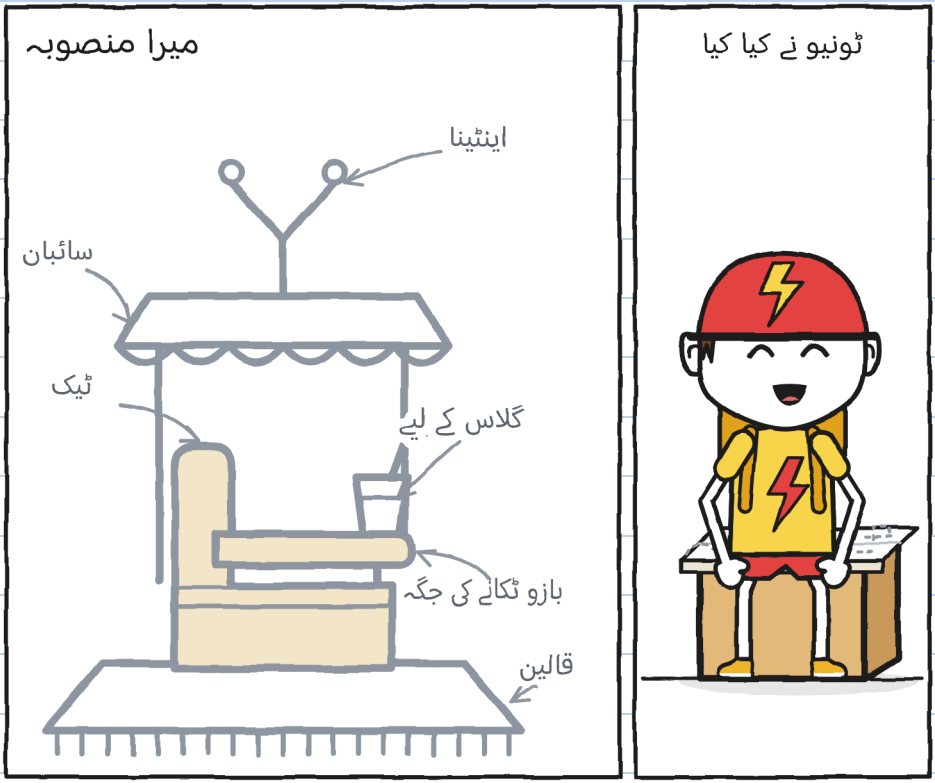

«کیا یہ مجھے دو گے؟» اس نے کہا۔
اس نے اسے چار تہوں میں موڑا، ڈبے پر رکھا اور بیٹھ گیا۔

باہر گھنٹی ہینڈل پر ٹیڑھی ہو گئی تھی۔

«جب تم کس رہے ہو تو میں اسے پکڑ لیتا ہوں،» میں نے کہا۔

«میں خود کر لوں گا۔»

اس نے خود کر لیا۔ میں اس پیچ کو دیکھ رہا تھا۔ لگتا تھا اس میں سو چکر ہیں۔

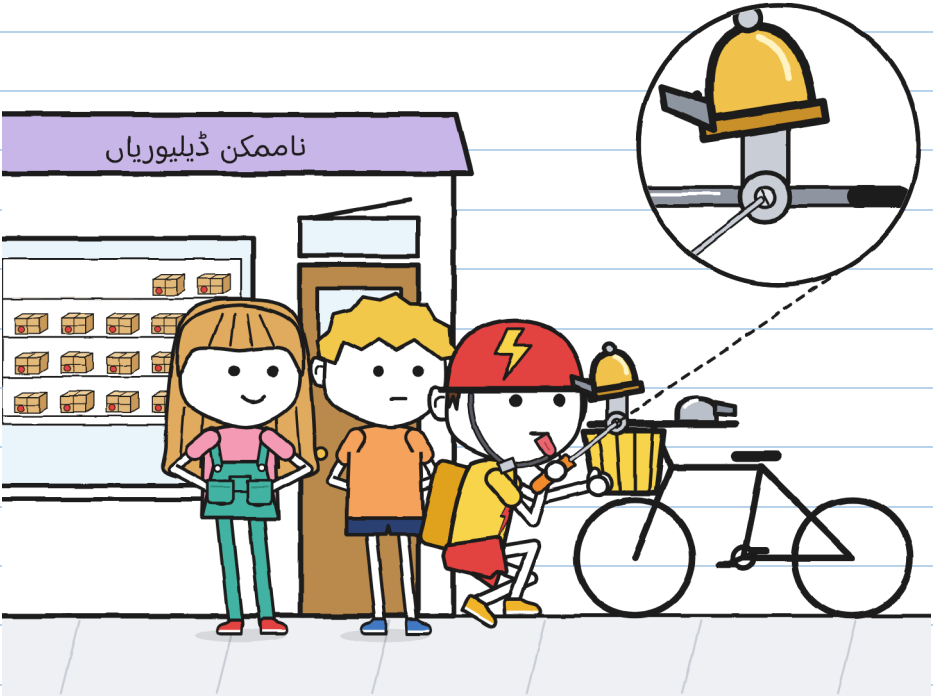

خولیتا نے آٹوگراف کا کاغذ نکالا۔ اس نے چھوٹی کھڑکی کو کاغذ کے ٹکڑے اور بہت سی ٹیپ سے بند کر دیا تھا۔

«یہ وہی ہے جو چال میں تھا،» اس نے مارا سے کہا، اس سے پہلے کہ وہ پوچھتیں۔ «میں نے اسے ٹھیک کر دیا ہے۔»
پھر اس نے اسے ٹونیو کے سامنے رکھ دیا۔
«کیا تم مجھے آٹوگراف دو گے؟ سچ مچ۔ نیچے کچھ نہیں ہے۔»
ٹونیو نے کاغذ کے نیچے دیکھا۔ کاؤنٹر کے نیچے دیکھا۔ اس نے مینڈک الٹا کر دیکھا۔
«ٹھیک ہے۔»

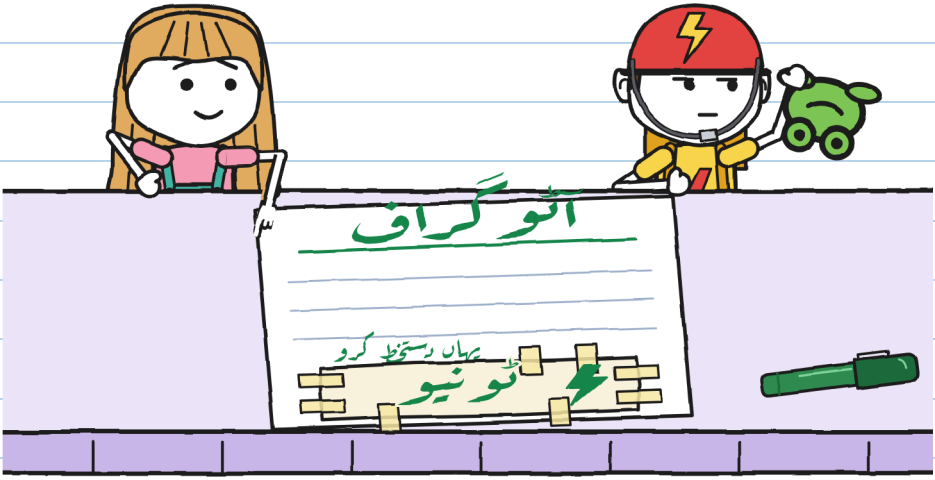

میں اسی لائق ہوں۔ — خ.

دوپہر کو ٹونیو ڈیلیوری پر نکلا۔ ٹوپی پہنے ایک بزرگ اپنی چھڑی
کے ساتھ آہستہ آہستہ سڑک پار کر رہے تھے۔
ٹونیو رک گیا۔ اس نے انتظار کیا۔ اور گھنٹی بس ایک بار بجائی،
تاکہ انہیں پتا چلے کہ وہ یہاں ہے۔
ٹِن ٹِن۔

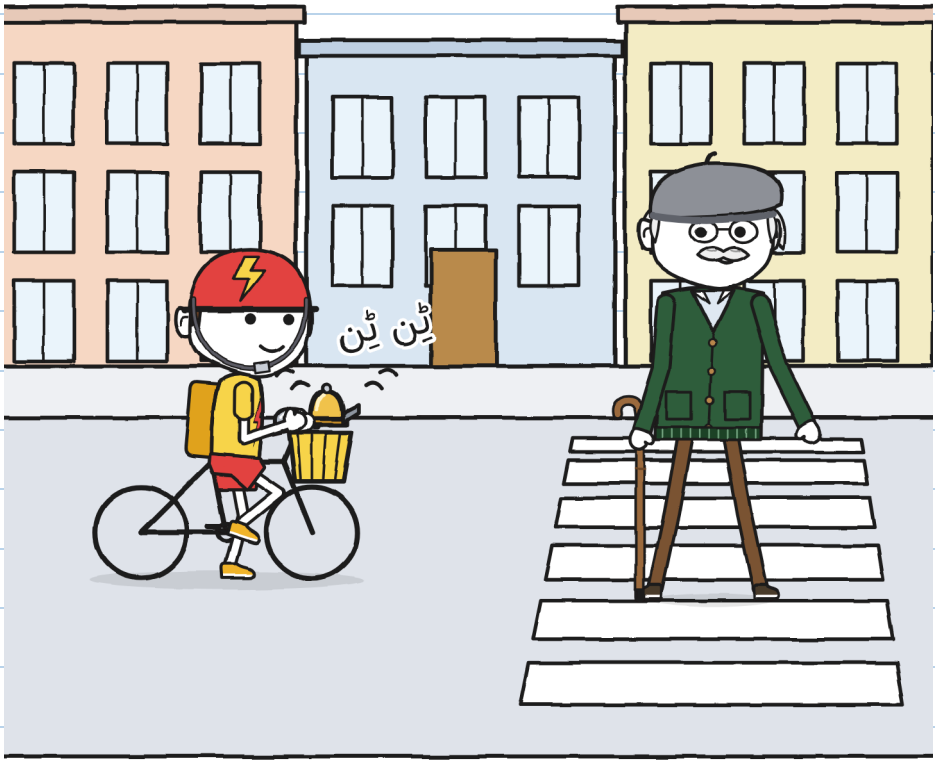

بزرگ نے سلام کے لیے چھڑی اٹھائی اور اپنی رفتار سے چلتے رہے۔

«یہ انتونیو صاحب ہیں،» مارا نے کہا۔ «میری فہرست کے دوسرے ننھے ٹونیو۔»

«کیا یہ گھنٹی نئی ہے؟» بزرگ نے پوچھا، جو اب ہمارے فٹ پاتھ پر تھے۔

«پرانی ہے،» ٹونیو نے کہا۔ «میری تھی۔ جب مجھے ننھا ٹونیو کہتے تھے۔»

«مجھے تو ساٹھ سال ہو گئے کسی نے اس نام سے نہیں پکارا۔ اگر چاہو تو بدل لیں: تم انتونیو صاحب بن جاؤ، میں ننھا ٹونیو۔» ٹونیو نے سوچا۔

«فی الحال نہیں۔»

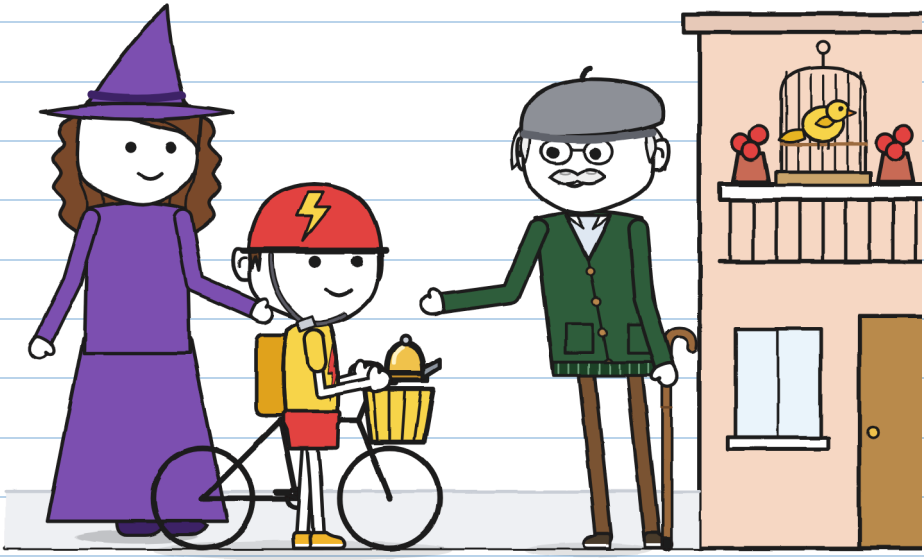

میں نے ر. کا کارڈ نکالا۔ اس پر چھ سراغ تھے۔ میں نے دو اور لکھ دیے۔ ٹونیو نے مجھ سے قلم لیا اور نیچے اپنی لکھائی میں کچھ لکھا۔



«اور کیا تم اسے شکریہ نہیں کہو گے؟» خولیتا نے پوچھا۔
«شکریہ بھی اور شکایت بھی۔ دونوں۔ جب پتا چلے کہ کسے۔»

ایک بجے ویرا اندر آئی، ریزہ کو گود میں لیے اور بالوں میں ایک ٹہنی لگائے۔

«میں مدد مانگنے آئی ہوں۔ ریزہ اب اڑنا سیکھ گئی ہے۔ اب اسے اترنے کے لیے ایک محفوظ جگہ چاہیے۔» وہ ذرا رکی۔ «کل اس نے میرا سوپ چنا۔»



ریزہ نے مجھے دیکھا اور میرا «میں نے نہیں کیا» والا چہرہ بنا لیا۔

بالکل تمہارا والا۔ نوڈل کے ساتھ۔ — خ.

«کیا تمہیں کسی تیز آدمی کی ضرورت ہے؟» ٹونیو نے اپنے ڈبے سے پوچھا۔

«مجھے ایسے کی ضرورت ہے جسے انتظار کرنا آتا ہو،» ویرا نے کہا۔

«مجھے بھی آتا ہے۔ اس ہفتے سے۔»

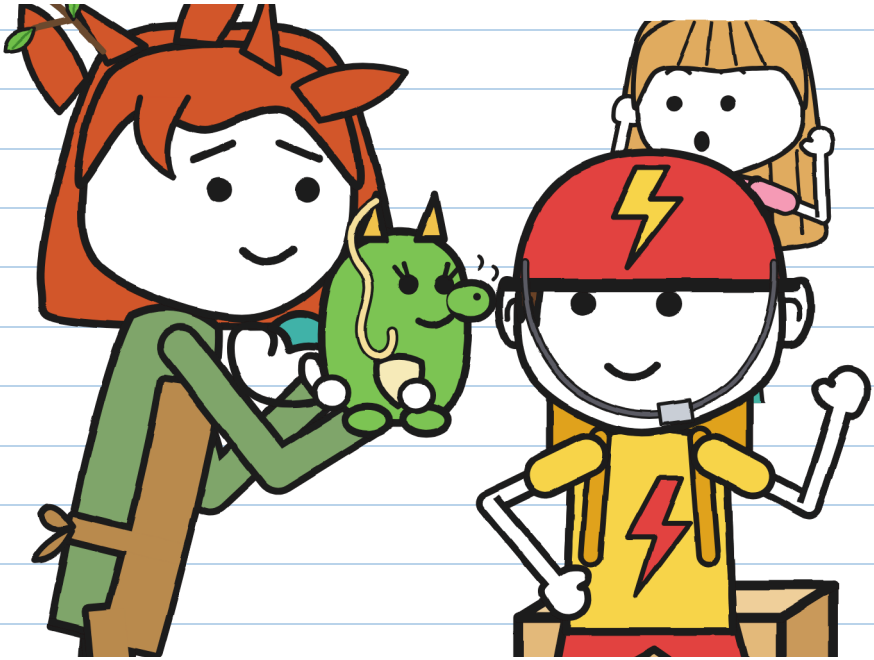

مجھے بھی انتظار کرنا آتا ہے۔ ہو گیا؟ — خ.

ڈیلیوری نمبر ۳۔ ہر ایک کو کتنا وقت لگا:

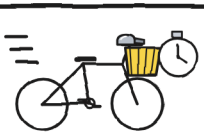	«برق»: دس منٹ۔
	ر.: برسوں۔
	ٹونیو: چھ دن۔
	خولیتا، سنتے ہوئے: گیارہ منٹ (ریکارڈ)۔



ٹونیو اپنی ڈیلیوری پر چلا گیا۔ گلی سے ایک ٹِن ٹِن آئی۔ اور ایک اور۔

اس بار گھنٹی وہ خود بجا رہا تھا۔

میں ابھی تک اکیلی بجتی ہوں۔ کوشش جاری ہے۔ — خ.

ناممکن ڈیلیوریاں ۴۰

(بہت جلد)

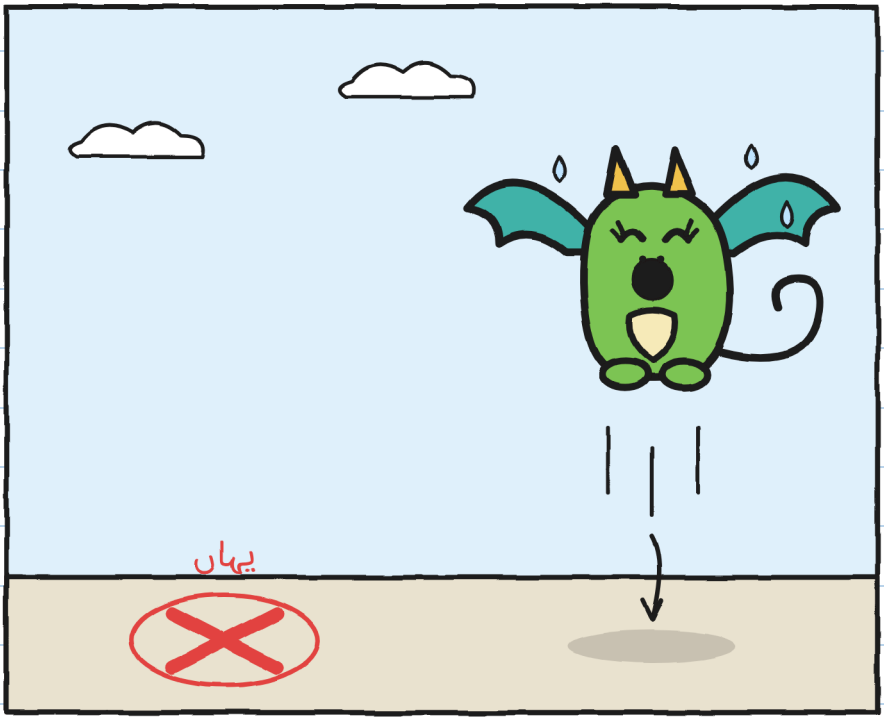

ڈریگن کی وہ بچی کہاں اترتی ہے جو تمہاری نقل اتارتی ہو؟ — خ.

محلہ (ورژن ۳)

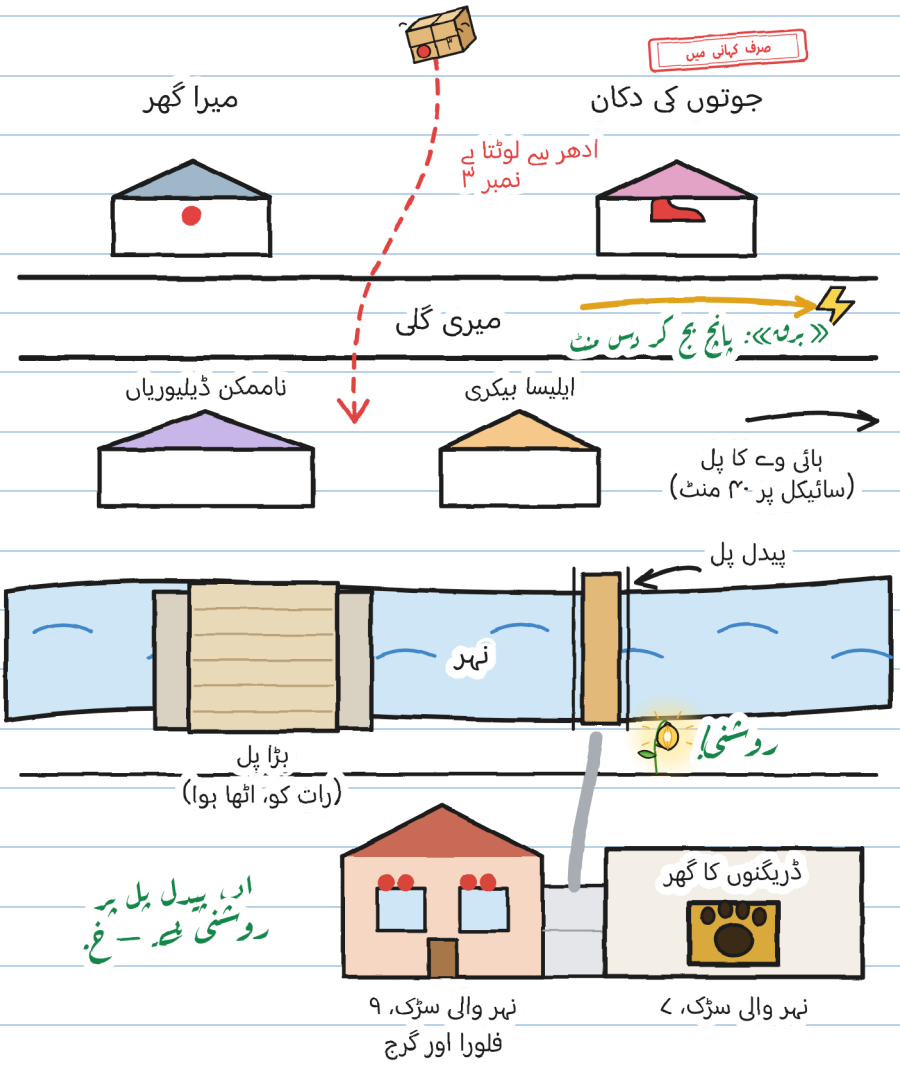
صرف کہانی میں
میرا گھر
جوتوں کی دکان
ادھر یہ لوٹتا ہے
نمبر ۳
میری گلی
«برق»: پانچ بج کر دس منٹ
ناممکن ڈیلیوریاں
ایلیسا بیکری
ہائی وے کا پل
(سائیکل پر ۴۰ منٹ)
پیدل پل
نہر
روشنی!
بڑا پل
(رات کو، اٹھا ہوا)
اور پیدل پل پر
روشنی ہے — ف.
ڈریگنوں کا گھر
نہر والی سڑک، ۹
فلورا اور گرج
نہر والی سڑک، ۷

اور تم؟ تمہارا نام کیا ہے؟

ٹونیو کو ننھا ٹونیو کہتے تھے۔ اب وہ خود چنتا ہے کہ اسے کیا کہا جائے۔ اور تم؟

مجھے پسند ہے کہ مجھے کہا جائے...

مجھے یہ بھی کہا جا سکتا ہے...

مجھے پسند نہیں کہ مجھے کہا جائے...

میں خوشی ہوں۔ «خ.» صرف دستخط کرتے وقت۔ — خ.

ایک کہانی، چھ سائز

اس کے چھ سائز ہیں، 3 سے 16 سال تک، اور 20 سے زیادہ زبانیں۔ XXS، XS، S، M اور L میں صفحے بھی وہی ہیں اور تصویریں بھی وہی۔ XL ایک ناول ہے۔ بس سنانے کا انداز بدلتا ہے۔

سائز XXS · PRE-A1
مارا اور ٹونیو ہنستے ہیں۔ کیا تمہیں لال سائیکل نظر آتی ہے؟

سائز XS · A1
مارا ہنسنے کے قریب تھیں۔ ٹونیو بھی ہنس پڑا۔ میں نے اسے ہفتے کے دن سے ہنستے نہیں دیکھا تھا۔

سائز S · A2
مارا نے ایک آواز نکالی، تقریبا ہنسی۔ ٹونیو بھی ہنس پڑا۔ میں نے اسے ہفتے کے دن سے ہنستے نہیں دیکھا تھا۔

سائز M · B1
مارا نے ایک آواز نکالی۔ ہنسی جیسی۔ ٹونیو بھی ہنس پڑا۔ میں نے اسے ہفتے کے دن سے ہنستے نہیں دیکھا تھا۔

سائز L · B2
مارا نے ایسی آواز نکالی جو کسی اور کے منہ سے ہنسی ہوتی۔ ٹونیو بھی ہنس پڑا۔ میں نے اسے ہفتے کے دن سے ہنستے نہیں دیکھا تھا۔

سائز XL · B2–C1
تصویری ناول ۰ ۱۳+

سطحیں یورپی مشترکہ حوالہ جاتی فریم ورک کے مطابق تقریبی ہیں۔

ہر ایک اپنے سائز میں۔ وہی ٹِن ٹِن — خ.

والدین اور اساتذہ کے لیے

ہر باب کی مشق linguaula.com پر کریں

اصلی سائیکل: کیا کرنا ہے

1. ہیلمٹ ہمیشہ، اور اچھی طرح بندھا ہوا۔ «بس پاس ہی جانا ہے» تب بھی۔
2. لوگ تمہیں دیکھیں اور سنیں: روشنیاں، ہلکے رنگ کے کپڑے اور بیل۔ بیل خبردار کرتی ہے؛ حکم نہیں دیتی۔
3. دونوں ہاتھ ہینڈل پر۔ اگر کوئی چیز تمہارا دھیان بٹائے تو کسی محفوظ جگہ رک جاؤ۔
4. فٹ پاتھ پیدل چلنے والوں کا ہے: وہاں سائیکل ہاتھ میں۔ سڑک پار کرنے سے پہلے رکو اور دیکھو۔

مہر «صرف کہانی میں» اس چیز کی علامت ہے جو کہانی میں ہوتی ہے، گلی میں نہیں۔

نکلنے سے پہلے اپنی سائیکل دیکھ لو

